

شِفَاءُ الْعَلِيلِ

بِأَثْبَاتِ الْقَطْعِ فِي التَّفْضِيلِ
(فی جواب غایۃ التبجیل)

افضلیت شیخین کی قطعیت کا انکار کر کے اہل سنت
میں اپنی جگہ بنانے کی کوشش کرنے والے
روافض کے رد میں آنکھیں کھول دینے والی کتاب

پیرسائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

سنتی فاؤنڈیشن

شِفَاءُ الْعَلِيلِ

بِاثْبَاتِ الْقَطْعِ فِي التَّفْضِيلِ
(فی جواب غایۃ التبجیل)
افضلیت شیخین کی قطیعت کا انکار کر کے اہل سنت
میں اپنی جگہ بنانے کی کوشش کرنے والے
روافض کے رد میں آنکھیں کھول دینے والی کتاب

تالیف
استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر
پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی
دامت برکاتہم العالیہ

ناشر
سُنّی فاؤنڈیشن

66 Nearcliffe Road, BD9 5AU
07908770991 / 03024588882
imranch786@hotmail.com
www.sunnifoundation.org

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	شفاء العلیل
مؤلف	پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی
اہتمام اشاعت	عمران حسین چوہدری
کمپوزنگ	محمد کاشف سلیم قادری، طارق سعید قادری
سرورق	فہد الاسلام سندھو
سن اشاعت	جولائی 2012ء
ناشر	سنٹی فاؤنڈیشن

دعوت فکر

سنٹی فاؤنڈیشن کا نور ایمان اور دعاؤں کو سکون بخشنے والا اصلاحی و نظریاتی انگلش، اردو زیادہ سے زیادہ خرید کر لوگوں میں مفت تقسیم کریں اور صدقہ جاریہ فرمائیں۔
ہم اپنی ذاتی تقریبات (شادی، سوگم، چہلم وغیرہ) میں دینی کتب بطور تحفہ عزیز و
میں تقسیم کیوں نہیں کرتے؟

علم کے سفر میں مددگار بننے

ملنے کا پتہ

رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز، بشیر کالونی، سرگودھا

048-3215204-0303-7931327-0322-7110710

داڑالا سلام، دربار مارکیٹ، لاہور۔ 0321-9425765

حسن ترتیب

6	اپنی بات
8	مقدمہ
10	☆..... پہلا باب
	افضلیت شیخین کا عقیدہ قطعی ہے
23	☆..... دوسرا باب
	معروف ائمہ کا عقیدہ
39	☆..... تیسرا باب
	غلط فہمیوں کا ازالہ
58	☆..... چوتھا باب
	تفضیلیہ کی تردید کے چند اہم اصول

خصوصی شکرہ

- ☆ علامہ میر علاؤ الدین صدیقی ☆ سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی ☆ صاحبزادہ سلطان نیاز الحسن قادری
- ☆ علامہ قمر الزمان اعظمی ☆ صاحبزادہ میر حبیب الرحمن محبوبی ☆ حضرت علامہ میر زادہ امداد حسین
- ☆ مفتی گل رحمن قادری ☆ صاحبزادہ میر سید سخت حسین شاہ ☆ میر عبدالرسول منصور لال زہری
- ☆ سید عرفان شاہ مشہدی ☆ محقق برطانیہ علامہ ظفر محمود فراشوی ☆ صاحبزادہ نور العارفین صدیقی
- ☆ علامہ شاد رضا نسیمی ☆ علامہ میر خاق شامی ☆ صاحبزادہ میر ریاض احمد اسلمی
- ☆ علامہ فردوس قادری ☆ میر مصباح المالك القمانوی ☆ علامہ مفتی محمد انصر القادری
- ☆ میر صوفی محمد اصغر اسلمی ☆ صاحبزادہ زین الاقطاب صدیقی ☆ علامہ محمد جمید سعیدی
- ☆ میر ولشاد احمد قادری ☆ سید فاروق حسین شاہ ☆ علامہ میر زادہ سردار احمد قادری
- ☆ قاری حفیظ الرحمن چشتی ☆ علامہ اعجاز احمد نیروی ☆ امام میر عاصم حسین
- ☆ میر طیب الرحمن قادری ☆ علامہ سید ظفر اللہ شاہ ☆ میر غلام رسول چکسواری
- ☆ علامہ پروفیسر مسعود بڑاوی ☆ علامہ حفیظ الرحمن غزالی ☆ علامہ حفیظ الدین نقشبندی
- ☆ صاحبزادہ محمد رفیق چشتی ☆ علامہ ارشد مصباحی ☆ قاری جاوید اختر
- ☆ علامہ نوید جمیل شامی ☆ علامہ حافظ نعمت علی چشتی ☆ راجہ سلیم فراشوی (بریل فورڈ)
- ☆ حافظ محمد سلیم نقشبندی (ولنورڈ) ☆ حاجی محمد یونس (بریل فورڈ) ☆ علامہ عارف جبار حیدری
- ☆ علامہ محمد حنیف ساقی ☆ علامہ نیاز احمد صدیقی ☆ میر عطاء المصطفیٰ سیفی
- ☆ علامہ قاری واجد ☆ صاحبزادہ میر اعجاز احمد شامی ☆ حافظ محمد سعیدی
- ☆ قاری عبدالرؤف نقشبندی ☆ علامہ انور قمر ☆ علامہ حافظ ذوالفقار علی شاکر
- ☆ علامہ سید تنویر حسین شاہ ☆ علامہ عبدالرزاق ضیائی (ڈربی) ☆ علامہ راشد عرفانی (کیتھلی)
- ☆ قاری رضا المصطفیٰ چشتی ☆ علامہ رسول بخش سعیدی ☆ علامہ شبیر احمد ربانی (گلاسگو)
- ☆ پروفیسر رمضان رضا ☆ صاحبزادہ قاری طیب نقشبندی ☆ صاحبزادہ چوہدری آفتاب
- ☆ صاحبزادہ رفیق الرحمن نقشبندی ☆ مفتی محمد اسلم ہندیا لوی ☆ علامہ حافظ جمید نقشبندی

یہ وہ ارباب محبت ہیں۔ جنہوں نے ہمیشہ سرد و گرم موسموں میں سُنی فاؤنڈیشن کا ساتھ دیا اور ہمارے اشاعتی و تبلیغی کاموں میں دست تعاون دراز رکھا۔ ان شخصیات کے مفید مشورے اور حوصلہ افزائی میرے لیے بے پناہ توانائی کا باعث ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ کریم اپنے محبوب ﷺ کے صدقے انہیں اجر عظیم سے نوازے اور ان کے نیک ارادوں میں برکت پیدا فرمادے۔ آمین (عمران چوہدری)

خصوصی شکرہ

- ☆ صاحبزادہ میر ارشد اسلمی (لنڈن) ☆ علامہ عقیل جلالی ☆ علامہ قاری خادم حسین چشتی
- ☆ علامہ ابوالحمود شتر ☆ علامہ حافظ سلیم نقشبندی (بریل فورڈ) ☆ علامہ مدین محمد سیالوی
- ☆ مفتی محمد جمیل نوشاہی ☆ میر صوفی محمد اسلم اسلمی (بریل فورڈ) ☆ علامہ حافظ محمد فضل اطہر
- ☆ علامہ قاری واجد ☆ علامہ قاری عبدالغنی سعیدی ☆ حافظ طارق (ڈیویز بری)
- ☆ علامہ قاری فہیمہ اقبال (بکلیٹس) ☆ مولانا بشیر احمد چشتی (ویکفیلڈ) ☆ علامہ یزدانی مصباحی
- ☆ علامہ ریاض احمد صدیقی ☆ سید ظہور شاہ (بریل فورڈ) ☆ مولانا محمد اعظم چشتی
- ☆ قاری عبدالقیوم نوشاہی ☆ صاحبزادہ چوہدری آفتاب (بیک برن) ☆ علامہ جعفر بلال برکاتی
- ☆ علامہ سید قمر شامی ☆ علامہ اعجاز احمد نیروی ☆ صاحبزادہ غلام جیلانی
- ☆ حافظ ثناء احمد رضا (ڈربی) ☆ مولانا محمد سعید ضیائی ☆ علامہ رانا جاوید القادری
- ☆ علامہ شاہ جہان مدنی ☆ ملک نعیم شہباز اعوان ☆ الحاج حکم داد قادری
- ☆ چوہدری محمد صدیقی ☆ مولانا محمد بوستان القادری ☆ حاجی عبدالرحیم نوشاہی
- ☆ (جیمز مین: ہنٹ اسلامک سنٹر) ☆ چوہدری محمد منیر (بریل فورڈ) ☆ چوہدری احمد (ہڈ فیلڈ)
- ☆ ملک محمد سلیم ☆ حاجی محمد بشیر (ڈربی) ☆ چوہدری ریاست علی قادری (برنگھم)
- ☆ جیمز مین: اسلامک سنٹر (لیسٹر) ☆ چوہدری دل پذیر (لندن) ☆ چوہدری انفال (لندن)
- ☆ ملک حفصہ علی ☆ حاجی غلام حسین ☆ مولانا عبدالشکور قادری
- ☆ (جیمز مین: الفورڈ اسلامک سنٹر) ☆ (سیکٹری: الفورڈ اسلامک سنٹر) ☆ علامہ نیاز احمد صدیقی
- ☆ صوفی محمد اقبال (لیسٹر) ☆ علامہ حافظ عبدالرحمن سلطانی ☆ علامہ اصغر زیدی
- ☆ میر شہزادہ چوہدری ابراہیم (بریل فورڈ) ☆ چوہدری بشارت (لندن) ☆ (Southampton)
- ☆ قاری تمثیل احمد ورک ☆ مولانا رجب علی ☆ حافظ عبدالقادر نوشاہی
- ☆ میر قاری محمد سلیم نقشبندی ☆ علامہ حفیظ الدین نقشبندی ☆ علامہ حافظ منیر احمد صابر
- ☆ علامہ میر احمد زمان جماعتی ☆ حافظ مشتاق اشرفی ☆ قاری محمد امین چشتی (برنگھم)
- ☆ علامہ فاروق نظامی ☆ علامہ شاہ محمد نوری ☆ مولانا عبدالغفور چشتی (برنگھم)

مذکورہ بالا عظیم شخصیات کی محبت کا پرچم ہمیشہ میرے دل کی سرزمین پر لہراتا رہتا ہے، کیونکہ ان پر خلوص اور با محبت افراد نے ہمیشہ دینی سرگرمیوں کے سفر میں قدم بقدم، منزل بہ منزل مجھے خلوص بھری سرپرستی سے نوازا اور مجھے زندگی کی کڑی دھوپ میں اپنی شفقتوں کے سائے فراہم کئے رکھے۔ میرے پاس ان کے لیے دعاؤں کے سوا کچھ نہیں۔ (عمران حسین چوہدری)

اپنی بات

امیر المؤمنین، امام المتقین، سید الواصلین، خلیفہ بلا فصل حضرت سیدنا صدیق اکبر ؓ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کا مظہر اتم ہیں۔ ”السابقون الاولون من المهاجرين والانصار“ کی فضیلت کی دستاویز پر سچانے والے، ”وسمىٰ جنہا الاتقى“ کی نوید سننے والے، صدیقیت کبریٰ کے مقام بلند پر فائز ہونے والے، سید الانبیاء ﷺ کے یار غار و مزار کا اعزاز پانے والے حضرت سیدنا صدیق اکبر ؓ کی فضیلت سے متعلق اہل حق اہل سنت و جماعت کا اجماعی عقیدہ یہ ہے کہ آپ بعد از انبیاء و رسل علی الاطلاق افضل ہیں۔ آپ ؓ کی فضیلت مطلق پر امت کے تمام علماء کا اجماع ہے۔ عہد نبوی کے بعد سے اب تک علماء، فقہاء، محدثین، محققین کا اس عقیدے پر اتفاق، اتحاد اور اجماع ہے کہ سیدنا صدیق اکبر ؓ خلیفہ بلا فصل اور افضل البشر بعد الانبیاء ہیں۔ اس عقیدہ پر نہ صرف پاکستان اور انڈیا بلکہ دنیا بھر کے اہل سنت اہل جنت متفق ہیں۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ سے قبل درجنوں ائمہ و افاضہ کر چکے ہیں کہ سیدنا صدیق اکبر ؓ کو ہم کسی خاص جہت سے افضل نہیں مانتے بلکہ اہل سنت و جماعت آپ ؓ کی فضیلت مطلقہ کے قائل ہیں۔ لیکن افسوسناک اور شرمناک بات یہ ہے کہ آج بعض سنی مزارفشی گمراہی کی راہوں پر چلتے ہوئے تقریر اور تحریر کے ذریعے دایلا کر رہے ہیں کہ ”افضیلت سیدنا صدیق اکبر ؓ کا عقیدہ قطعی نہیں ہے اور دیگر صحابہ کو افضل ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔“ بد قسمتی سے میں گمراہ کن موقف کی حمایت اور تبلیغ کرنے والوں میں وہ نام نہاد مفکرین بھی شامل ہیں جو اپنے نام کے ساتھ رضوی لکھتے ہیں اور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کا شاگرد ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں حالانکہ انہیں رضوی کہلانے اور لکھنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اور ان کا عقیدہ مختلف اور متضاد ہے۔ کاش رضوی کہلانے والے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدے پر قائم رہتے۔ یہ امر خوش کن ہے کہ برطانیہ کے علماء و مشائخ اہل سنت مختلف گروہوں اور دھڑوں میں تقسیم ہونے کے باوجود فضیلت سیدنا صدیق اکبر ؓ کے عقیدہ پر متحد اور متفق ہیں۔ سب کا ایک ہی نظریہ، ایک ہی موقف، ایک ہی سوچ اور ایک ہی فکر ہے اور علماء و مشائخ اہل سنت نے فضیلت سیدنا صدیق اکبر ؓ کے مکرین کا سماجی بائیکاٹ کر رکھا ہے کیونکہ فضیلت سیدنا صدیق اکبر ؓ کے مکرین اہل سنت سے خارج ہیں۔

قارئین کرام!

افضیلت سیدنا صدیق اکبر ؓ کے مکرین کے رد میں تحریری جہاد کرنے والوں میں ایک نمایاں نام بزرگ عالم دین، راسخ العلم، شیخ الحدیث والفقیر حضرت علامہ پیر سائیں غلام رسول قاسمی کا ہے جنہوں نے ”ضرب حیدری“ کے نام سے ایک مدلل اور مستند کتاب لکھ کر افضیلت سیدنا صدیق اکبر ؓ کے مکرین کے گمراہ کن، بودے اور جھوٹے دلائل کے پرچے اڑا دیے۔ ”ضرب حیدری“ کی گونج ابھی مدہم نہیں ہوئی تھی کہ حضرت پیر سائیں غلام رسول قاسمی نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے محمود سعید مدوح کی کتاب ”غایۃ التبجیل“ کا بھرپور رد ”شَفَاءُ الْعَلِيلِ“ کے نام سے لکھ کر ایک اور کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ اس علمی معرکہ آرائی پر اہل سنت کا ہر فرد انہیں سلام عقیدت و محبت پیش کرتا ہے۔ صاحب اخلاص اور صاحب تقویٰ حضرت پیر سائیں غلام رسول قاسمی کم و بیش 100 علمی و تحقیقی کتابوں کے فاضل مصنف ہیں۔ جوان کے علمی مقام و مرتبے کا ثبوت ہیں۔ میں ناقابل تردید دلائل سے بھرپور کتاب ”شَفَاءُ الْعَلِيلِ“ کی اشاعت پر حضرت کودل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ یقیناً اس کتاب کے مطالعہ سے گمراہی کے اندھیرے دور ہوں گے اور ہدایت کے اجالے پھیلنے اور دلوں کو اجالتے چلے جائیں گے۔

اصلاح عقائد اور تشکیل سیرت کے لیے سرگرم عمل سنی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام سیدنا صدیق اکبر ؓ کے حوالے سے تحقیقی لٹریچر کی تیاری اور اشاعت کے لیے ”سیدنا صدیق اکبر ؓ ریسرچ سنٹر“ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس تحقیقی مرکز کی طرف سے تین کتابیں (افضیلت سیدنا صدیق اکبر ؓ..... مقام سیدنا صدیق اکبر ؓ..... مناقب سیدنا صدیق اکبر ؓ) شائع ہو چکی ہیں۔ جبکہ سنی فاؤنڈیشن کے میگزین کا 416 صفحات پر مشتمل ”سیدنا صدیق اکبر ؓ نمبر“ بھی منظر عام پر آ چکا ہے۔

زیر نظر کتاب ”سیدنا صدیق اکبر ؓ ریسرچ سنٹر کی ایک اور پیشکش ہے جو یقیناً عاشقان سیدنا صدیق اکبر ؓ کو پسند آئے گی۔ ہم انشاء اللہ آئندہ بھی سیدنا صدیق اکبر ؓ کے کردار و افکار پر مشتمل کتابوں کی اشاعت کا مشن جاری رکھیں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ کریم ہمیں صحیح عقائد کو اپنانے اور پھیلانے کی توفیق دے اور ہمیں گمراہی پھیلانے والوں کے تعاقب و محاسبہ کی صلاحیت و طاقت سے نوازے رکھیں۔

عمران حسین چوہدری

چیئر مین: سنی فاؤنڈیشن

دراسات اللیبیب اور الحجۃ الجلیلہ سے بھی استفادہ کیا ہے۔ غایۃ التہمیل صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷ پر اس کا ذکر کرتے ہیں اور یہ بات انہوں نے چھپائی ہے کہ ملا معین کی کتاب کا جواب ان کے ہم عصر حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ نے دے دیا تھا جس کا نام ہے:

الظریقۃ الاحمدیۃ فی حقیقۃ القطع بالافضلۃ۔

ان شاء اللہ یہ کتاب جلد منظر پر آ رہی ہے۔ غایۃ التہمیل کی اکثر باتوں کا جواب پہلے ہی ضرب حیدری میں آچکا ہے، اب ہم نے اس کی صرف باقی ماندہ اہم باتوں کا جواب دیا ہے اور غیر ضروری مباحث کو اہمیت نہیں دی۔ تفضیلیہ کی طرف سے پاکستان میں چھپنے والی بعض اردو کتب اور مضامین کا اصل ماخذ چونکہ یہی کتاب غایۃ التہمیل ہے لہذا ہم نے ان کے اسی بنیادی ماخذ کا رد لکھ دیا ہے اور پاکستانی تفضیلیوں کی کتب اور جرائد کا نام نہیں لکھا۔ یہاں تک کہ ائمہ اربعہ، شیخ محقق، ملا علی قاری، حضرت گولڑی اور اعلیٰ حضرت وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم کے عقائد ہم نے عنوان قائم کر کے بیان کیے ہیں اور ہمارا مقصود پاکستانی تفضیلیہ کے دلائل کی تردید ہے لیکن ہم نے ان کی کتب کی تصریح نہیں کی۔ برائے مہربانی اسے ہماری شرافت پر محمول کیا جائے اور اپنی انا کا مسئلہ نہ بنایا جائے۔

اب چونکہ غایۃ التہمیل کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے لہذا ہم اس کی تردید کا پہلے سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔ ہم امید واثق رکھتے ہیں کہ اول تو قارئین کو غایۃ التہمیل کا مطالعہ کرنے کے بعد اس کے عجائب کی خود بخود سمجھ آ جائے گی اور مصنف کی طرف سے افضلیت شیخین کے کھلے اعتراف کے بعد محض پانی میں مدھانی ڈالے رکھنا واضح ہو جائے گا، اور نہ ہماری اس کتاب کو پڑھ کر حقائق سے بے آسانی آ گا ہی ہو جائے گی۔

نوٹ:- اگر کسی صاحب کو فقیر کے کسی جملے یا لفظ پر اعتراض ہو اور وہ بات واقعی قابل اصلاح ہو تو فقیر انشاء اللہ ضرور اسے درست کر لے گا، الحمد للہ فقیر کی یہی عادت ہے۔ لیکن اگر کسی ایک ضمنی بات کو بہانہ بنا کر کتاب کی مجموعی حیثیت اور اہل سنت کے عقیدہ کو ٹھیس پہنچانے کی رافضیانہ کوشش کی گئی تو یاد رکھو! الحمد للہ ہم شرافت اور شرارت میں فرق کرنا جانتے ہیں۔

فقیر غلام رسول قاسمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

الحمد للہ پچھلے چند سالوں سے علماء کرام کی کاوشوں کی برکت سے بے شمار لوگ رافضیت سے تائب ہو رہے ہیں۔ پوری امت سنی نماز و انفس کے خلاف اٹھ چکی ہے اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا ہے کہ روافض کے رد عمل نے روافض کو بے نقاب کر دیا ہے۔ اور بعض ایسے افراد جن کے بارے میں لوگ بے خبر تھے ان کی رافضیت لوگوں پر واضح ہو چکی ہے۔

فرقہ پرستی کے خاتمے کا نعرہ لگانے والے خود فرقہ وارانہ تعصب کا شکار ہو چکے ہیں اور پورے ملک میں انہوں نے جدید فرقہ پرستی کو سر پہ اٹھا رکھا ہے اور ان کا اعتدال اور برداشت خاک میں مل چکے ہیں۔ علماء کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور اپنی گمراہی کو ڈنڈے کے زور پر منوانے کی ناپاک کوششیں جاری ہیں۔ اس سے پہلے اس قدر شدید فرقہ بازی کا وجود نہیں تھا۔ پورے ملک کے علماء اس موضوع پر تقریر اور تحریر اور مناظرے کے ذریعے باطل کے خلاف کھڑے ہو چکے ہیں۔ ایک دور افضیوں کی طرف سے غیر سنجیدہ اور غیر تحقیقی اور جزوی بیانات کا جواب علماء کرام نے ملک کے طول و عرض سے دے دیا ہے۔ فقیر نے بھی ضرب حیدری کے نئے ایڈیشن میں نہایت سنجیدگی سے اور غیر محسوس طریقے سے جواب دے دیا ہے۔ ان لوگوں کی اوقات واضح ہو جانے کے بعد ان لوگوں کو زیادہ لفٹ نہیں کرائی۔

اس وقت ہمارے پیش نظر غایۃ التہمیل نامی کتاب ہے جس کے مصنف محمود سعید مدوح ہیں۔ مصنف نے لکھا ہے کہ اہل سنت کا عقیدہ افضلیت صدیق اکبر ہے لیکن یہ عقیدہ قطعی نہیں اور دیگر صحابہ کو افضل ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ انہوں نے اپنی بات کو ثابت کرنے کے لیے معتزلہ اور شیعہ کی کتابوں کا سہارا لیا ہے اور مردود اقوال کو بنیاد بنایا ہے اور احادیث کی وضاحت کرتے ہوئے دیانت داری سے کام نہیں لیا۔ مصنف نے ملا معین ٹھٹھوی شیعہ کی کتاب

افضلیت شیخین کا عقیدہ قطعی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبٰی بَعْدَهُ اَمَّا بَعْدُ !
(۱)۔ افضلیت شیخین پر توحید و رسالت کے بعد سب سے زیادہ دلائل موجود ہیں۔ مثلاً:

قرآن کی آیات

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقٰی (الحیل: ۱۷)

أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً (الحمد: ۱۰)

قَالِي اٰثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْعَارِ (توبہ: ۴۰)

وغیرہ کئی آیات سے ناصدق اکبر ﷺ کی افضلیت ثابت ہے اور علماء نے ان آیات سے آپ ﷺ کی افضلیت ثابت فرمائی ہے۔ خصوصاً الاتقی سے مراد صدیق اکبر ہیں اور اس پر تمام مفسرین کا اجماع ہے۔

(تفسیر کبیر ۱۱/۱۸۷، صواعق محرقہ صفحہ ۶۶، الاقان جلد ۱ صفحہ ۳۰، الحاوی للفتاویٰ ۱/۳۱۴ وغیرہ)
خود ایک تفصیلی لکھتے ہیں:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال اور حضرت عامر سمیت سات غلاموں کو آزاد کیا تو آپ کی شان میں اللہ تعالیٰ نے وَ سَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقٰی آیت نازل فرمائی۔ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ فَضْلِہِ وَ سَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقٰی۔

(غایۃ التعمیل صفحہ ۲۷۰)

اب احادیث پڑھیے!

لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَا تَخَذُتْ اَبَا بَكْرٍ خَلِیْلًا (بخاری: ۳۶۲)

امام سیوطی رحمہ اللہ اس حدیث کو متواتر قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

قَدْ وَرَدَ هَذَا الْحَدِیْثُ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَ جُنْدُبِ بْنِ عَبَّاسٍ الْمَعْلٰی، وَ عَائِشَةَ، وَ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَ ابْنِ

عَمْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُمْ، وَ قَدْ سُرِّدَتْ طُرُقُہُمْ فِی الْاَحَادِیْثِ الْمَتَوَاتِرَةِ۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۴۵)

ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ (بخاری: ۶۷۸، مسلم: ۹۳۸)

یہ حدیث بھی متواتر ہے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۵۱)

نبیوں کے بعد ابوبکر سے افضل شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا۔ (فضائل صحابہ: ۱۳۷)
کسی قوم کو زیب نہیں دیتا کہ ابوبکر کی موجودگی میں کوئی دوسرا نماز پڑھائے۔

(ترمذی: ۳۶۷۳)

اللہ اور اس کے فرشتے ابوبکر کے سوا ہر کسی کا انکار کر رہے ہیں۔ (مسلم: ۶۱۸۱)

ابوبکر میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد: ۴۶۵۲)

رسول اللہ ﷺ ابوبکر سے آگے کسی کو نہیں سمجھتے تھے۔ (مستدرک حاکم: ۳۴۶۳)

مجھے جبریل نے ابھی بتایا ہے کہ آپ کی امت میں آپ کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہے۔ (طبرانی اوسط: ۶۳۳۸)

مجھ پر سب سے زیادہ احسانات ابوبکر کے ہیں۔ (بخاری: ۳۶۵۴)

میں نے معراج کی رات ہر آسمان پر محمد رسول اللہ کے بعد ابوبکر لکھا ہوا دیکھا۔

(ابویعلیٰ: ۶۶۰۰)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوبکر ہمارے آقا و سردار تھے، ہم سب سے بہتر

تھے اور ہم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو پیارے تھے۔ (بخاری: ۳۶۶۸)

سیدنا علی کریم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر ہر بھلائی میں ہم سے آگے نکل جاتے تھے۔

(مجمع الزوائد: ۱۳۳۴)

ابوبکر اور عمر جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی: ۳۶۶۶، ابن ماجہ: ۹۵)

میرے بعد ابوبکر اور عمر کی پیروی کرنا۔ (ترمذی: ۳۶۶۲، ابن ماجہ: ۹۷)

ابوبکر اور عمر میرے کان اور آنکھ کے بمنزلہ ہیں۔ (ترمذی: ۳۶۷۱)

آسمان میں میرے وزیر جبریل اور میکائیل ہیں اور زمین میں میرے وزیر ابوبکر اور عمر

ہیں۔ (ترمذی: ۳۶۸۰)

ہم نے تبرکاً چند احادیث لکھ دی ہیں۔ حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۶۵۲ احادیث اپنی کتاب ”الْكَرِيْمَةُ الْاَحَدِيَّةُ فِي حَقِيْقَةِ الْقَطْعِ بِالْاَفْضَلِيَّةِ“ میں بیان فرمائی ہیں۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اَلْاَحَادِيْثُ الدَّالَّةُ عَلٰى اَفْضَلِيَّةِ الصِّدِّيْقِ قَدْ تَوَاتَرَتْ تَوَاتُرًا مَّعْنَوِيًّا۔ (فتح الباری ۱۲/۳۹۶)

یعنی بلاشبہ صدیق کی افضلیت پر احادیث معنوی طور پر متواتر ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

یہ احادیث حد تو اترا تک پہنچی ہوئی ہیں۔

ایں آثار بخود تواتر سیدہ اند۔ (ازلہ الخفاء ۱/۳۱۳)

جو عقیدہ متواتر احادیث سے ثابت ہو وہ قطعی ہوتا ہے۔

(۲)۔ اس پر تمام صحابہ کا اجماع موجود ہے۔ كُنَّا نَقُوْلُ ، كُنَّا نَخْشَرُ ، نَحْنُ مَعَاشِرُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، نَحْنُ مُتَوَافِرُوْنَ ، فَيَبْلُغُ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَا يُكْبِرُ ذٰلِكَ عَلَيْنَا کے الفاظ وارد ہیں۔

(بخاری حدیث نمبر ۳۶۵۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۶۲۷، ترمذی حدیث نمبر ۳۶۰۷)

۳۷۰۷، مسند احمد حدیث نمبر ۴۶۲۵، مسند ابی یعلیٰ حدیث نمبر ۵۵۹۷)

علماء نے اسی حدیث کو سامنے رکھ کر لکھا ہے کہ اس پر صحابہ کا اجماع ہے۔ صحابہ کے اجماع سے ثابت ہونے والا عقیدہ قطعی ہوتا ہے۔ اس اجماع کو عام علماء کا بلدی اجماع قرار دینا عجیب بتلیں ہے۔

(۳)۔ سیدنا علی المرتضیٰ مشکل کشا رحمۃ اللہ علیہ نے اہل سنت کی یوں مشکل کشائی فرمائی ہے کہ افضلیت شیخین کے منکر کو اسی (۸۰) کوڑے مارنے کا اعلان فرمایا ہے۔

لَا اَجِدُ اَحَدًا اَفْضَلَنِيْ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اِلَّا جَلَدْتُهُ حَذَّ الْمَفْتَرِ حَتّٰی

(فضائل صحابہ حدیث نمبر ۴۹، السنۃ لابن ابی عمیر حدیث نمبر ۱۰۲، ۱۲۴۲، ۱۲۵۳، الاستیعاب صفحہ ۴۳۴، الموطأ والکنز للدارقطنی ۳/۹۲، ابن عساکر ۳۰/۳۸۳، ۴۴/۳۶۵ وغیرہ)

یہ اعلان آپ نے کوفہ کے منبر پر فرمایا اور ظاہر ہے اسے ان گنت لوگوں نے سنا۔ یہ حدیث

(مکتوبات امام ربانی مکتوب نمبر ۲۶۶، شرح فقہ اکبر صفحہ ۷۰، فتاویٰ صحیح ہے۔)

عزیزی صفحہ ۳۸۳، الزلال الانقی علی حضرت بریلوی صفحہ ۹۵)

اس سے واضح ہو گیا کہ یہ مسئلہ سیدنا علی کریم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قطعی تھا ورنہ آپ اس کے منکر پر اتنی بڑی سزا کا فیصلہ نہ دیتے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ عزیزی صفحہ ۳۸۳ پر لکھا ہے کہ: ان الفاظ سے صراحتاً معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ قطعی ہے۔ اس واسطے کہ اجماع سے ثابت ہے کہ امور ظنیہ میں سزا نہیں۔

امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے الزلال الانقی صفحہ ۹۵ پر لکھا ہے کہ: سیدنا المرتضیٰ اسد اللہ علی الاعلیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے افضلیت شیخین کے منکرین پر سب سے زیادہ سختی فرمائی ہے۔ اور اس کے منکر کو اسی (۸۰) کوڑے مارنے کا حکم جاری فرمایا ہے، امام ذہبی نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے۔ میں کہتا ہوں اس وعید شدید کی طرف دیکھو، سیدنا علی مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے قانون اور اجرائے حدود کے معاملے میں بغیر کسی دلیل کے معاذ اللہ اتنی بڑی جسارت کیسے کر سکتے ہیں جبکہ وہ خود روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حدود کو شبہات کے ذریعے ٹالنے کی کوشش کرو۔ اور فرمایا: مسلمان کی جان چھوٹنے کا راستہ ملے تو اس کا راستہ چھوڑ دو، بے شک قاضی اگر معاف کرنے میں غلطی کر جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کرے۔ (الزلال الانقی صفحہ ۹۵)

اس مسئلے کو فروغی مسئلہ کہہ کر اہل سنت میں اپنی جگہ بنانے کی ناکام سازش کرنے والے بتائیں، کیا فروغی مسائل پر اسی (۸۰) کوڑے مارے جاسکتے ہیں؟ یہ اجماع حرمین شریفین اور کوفہ سمیت زمین کی وسعتوں کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ اسے بلدی اجماع کہنا قولی بلید ہے۔ اور جو شخص کہتا ہے کہ علماء کی طبیعتوں میں انقباض ہے وہ ذرا بتائے کہ کیا سیدنا علی کریم رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت میں انقباض تھا؟ ہم صرف زبانی یا تحریراً منع کریں تو انقباض لازم آئے، جب تمہیں اسی (۸۰) کوڑے لگیں گے تو کیا لازم آئے گا؟

غایۃ التخیل کے تفضیلی مصنف نے اعتراف کیا ہے کہ حد مفتری والی حدیث کی سند ثابت ہے۔ پائینڈاڈ ٹائپ۔ (غایۃ التخیل صفحہ ۲۵۹)

ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

(۴)۔ سیدنا علی المرتضیٰؑ نے کوفہ کے منبر پر بیٹھ کر اس بات کا اعلان فرمایا تھا کہ اس امت میں سب سے افضل ابو بکر و عمر ہیں۔

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ -

یہ روایت اسی (۸۰) راویوں نے بیان کی ہے۔ علماء نے اسے صاف متواتر قرار دیا ہے۔ اور فرمایا کہ: رافضیوں پر اللہ کی لعنت ہو یہ کیسے جاہل ہیں۔

هَذَا مُتَوَاتِرٌ عَنْ عَلِيٍّ فَلَعَنَ اللَّهُ الرَّافِضَةَ مَا أَجْهَلَهُمْ -

(تاریخ الاسلام للذہبی جلد ۱ صفحہ ۱۱۵، تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۸، تکمیل الایمان صفحہ ۶۲ وغیرہ)

اسی حدیث کے بارے میں علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: تو اتر کے ساتھ ثابت ہے کہ کوئٹہ کے منبر پر بیٹھ کر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ (الہدایہ والنہایہ ۷/۳۲۱)

غایۃ التبحیل کے تفسیلی مصنف لکھتے ہیں:

أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَبَعْدَ ابْنِ بَكْرٍ عُمَرُ. وَهَذَا
إِسْنَادُهُ صَوِيحٌ وَلَهُ طُرُقٌ كَثِيرَةٌ.

یعنی اس امت میں اس کے نبی کے بعد سب سے افضل ابو بکر ہیں اور ابو بکر کے بعد عمر ہیں۔ اس کی سند صحیح ہے اور اس کی کثرت سے سندیں موجود ہیں۔ (غایۃ التہجیل صفحہ ۲۵۸)

(۵)۔ یہ مسئلہ تقریباً ہر مفسر نے سورۃ حدید کی آیت نمبر ۱۰ کی تفسیر میں، یا سورۃ الیل کی آیت نمبر ۱۷ کی تفسیر میں یا سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۴۰ کی تفسیر میں بیان کیا ہے۔

حدیث کی ہر کتاب کی کتاب المناقب یا کتاب الفضائل میں موجود ہے۔

فقہ کی ہر مفصل کتاب میں مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ کے باب میں اور مَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ کی بحث میں اور بَابُ الْمُرْتَدِّ میں درج ہے۔

اصول فقہ کی کتب میں اجماع کی بحث میں مرقوم ہے۔

تصوف کی ہر کتاب مثلاً کشف المحجوب صفحہ ۶۹ وغیرہ میں لکھ دیا گیا ہے اور تمام صوفیہ کا اس پر اجماع ہے۔ (العرف صفحہ ۶۲) یہ وہ کتاب ہے جس کے بارے میں صوفیہ نے فرمایا ہے کہ: لَوْ لَا التَّعَرُّفُ لَمَاعُرِفِ التَّصَوُّفُ یعنی اگر یہ کتاب التعرف نہ ہوتی تو تصوف کی پہچان نہ ہوتی۔

عقائد کی ہر کتاب مثلاً شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۵۰ وغیرہ میں شذوذ کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔

شعرا کی درسی کتب، نام حق، تحفہ نصاب، بدائع منظوم، پند نامہ، بوستان وغیرہ میں حمد و نعت کے بعد چاروں خلفاء راشدین کی منقبت موجود ہے۔ حتی کہ ہیر وارث شاہ اور سیف الملوک بھی اسی ترتیب سے لکھی گئی ہیں۔

بعض علماء نے اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھی ہیں جن کی تعداد کا احاطہ مشکل ہے۔ حضرت مخدوم محمد ہاشم محضوی رحمۃ اللہ علیہ نے انصافیت شیخین پر ۵۰۰ سے زائد مرفوع احادیث اور مولانا علی رحمۃ اللہ علیہ کی ۲۸۶ موقوف احادیث ایک ہی کتاب میں درج کی ہیں جس کا نام ہے:

“الطَّرِيقَةُ الْأَحْمَدِيَّةُ فِي حَقِيقَةِ الْقَطْعِ بِالْأَفْضَلِيَّةِ”

غور فرمائیے کیا ان تمام کتب کے مصنفین ایک ہی گاؤں کے رہنے والے ہیں؟ حرمین شریفین، ماوراء النہر، مصر، ہندوستان، افریقہ اور چین وغیرہ کو ایک ہی گاؤں کہا جاسکتا ہے؟

(۶)۔ شروع سے لے کر پندرہویں صدی تک ہر دور کے مجددین کا یہی عقیدہ رہا ہے۔

پہلی صدی میں خود نبی کریم ﷺ کے ارشادات اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع آپ پڑھ چکے ہیں۔

دوسری صدی میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فقہ اکبر کے صفحہ ۴ پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اس امت میں سب سے افضل لکھا ہے۔

اسی صدی میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا (بروایت امام محمد صفحہ ۳۹۵) میں حدیث کو کُنتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا کو روایت کیا۔ نیز افضلیت شیخین کو قطعی قرار دیتے ہوئے فرمایا:

اَوْ فِيْ ذٰلِكَ شَكٌّ لِّعَنِیْ کَیَا اِسْمِیْ کُوْنِیْ شَکٌّ؟

(الصواعق المحرقة صفحہ ۵۷، مرام الکلام صفحہ ۳۶، فتح المغیث ۳/۱۲۷ وغیرہ)

اسی صدی میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر صحابہ و تابعین کا اجماع بیان کیا ہے۔

(الاعتقاد، المجلد ۱، ص ۲۹)

تیسری صدی میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: افضلیت میں ابو بکر عمر عثمان علی۔

(النسبة للمخلاف: ٦٠٤)

اور امام بخاری نے فَضْلُ ابْنِ بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ کا باب بخاری شریف میں باندھا

ہے اور صحاح ستہ کے تمام مصنفین نے اس مسئلہ پر کثرت سے احادیث روایت کی ہیں۔

چوتھی صدی میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے عقیدہ طحاویہ صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے کہ:

نُفِثَتِ الْخِلَافَةُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوَّلًا لِإِنِّ بَكْرَ الصِّدِّيقِ تَفْضِيلًا لَهُ وَتَقْدِيمًا عَلَى بَجِيعِ الْأُمَّةِ۔

اسی صدی میں امام طبرانی رحمہ اللہ نے المعجم الکبیر میں حدیث نمبر ۸۳۷ اور اوسط میں حدیث نمبر ۱۶۹۲ سیدنا ابن عمر سے روایت کی ہے جو بخاری میں بھی موجود ہے اور اس میں اجماع صحابہ بیان ہوا ہے۔

اسی صدی میں حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے نوادر الاصول ۵۵/۳ پر مَا فَضَّلَكُمْ أَبُو بَكْرٍ بِكَثْرَةِ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَلَكِنْ بِالنِّبَةِ الَّتِي وَقَفَتْ قَلْبُهُ كُورِوَاتِیَہ۔

پانچویں صدی میں امام بیہقی نے کتاب الاعتقاد صفحہ ۳۶۹ پر امام شافعی رحمہ اللہ کے حوالے سے اس پر اجماع لکھا ہے اور کثرت سے دلائل دیے ہیں۔

اسی صدی میں امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء العلوم صفحہ ۱۱۹ میں اس کی تصریح فرمائی ہے اور اپنی کتاب الاقتصاد فی الاعتقاد کے صفحہ ۷۹ پر لکھتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی کے درجات کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور اس بات کا وحی کے سوا پتہ نہیں چل سکتا، اور جس ہستی پر وحی آئی یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس ہستی سے سنے بغیر کوئی جان نہیں سکتا، اور اس ہستی سے سننے کا تمام لوگوں سے زیادہ حق صحابہ کو ہے جو ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چمٹے رہے، ان صحابہ کا اس پر اجماع ہوا کہ سب سے پہلے ابوبکر پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم۔ (الاقتصاد فی الاعتقاد صفحہ ۷۹)

چھٹی صدی میں حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۵۸ پر فرمایا ہے کہ: سب صحابہ میں افضل ابوبکر ہیں، پھر عمر پھر عثمان پھر علی۔ اور صفحہ ۱۸۲ پر تفصیلی زید کو شیعہ کا فرقہ قرار دیا ہے اور صفحہ ۱۶۶ پر فرمایا ہے کہ رافضی کی پہچان یہ ہے کہ اہل سنت کو نامی کہے گا۔ عَلَامَةُ الرَّافِضَةِ تَسْمِيَةُهُمْ أَهْلَ الْأَثَرِ نَاصِبَةً۔

اسی صدی میں علامہ ابن جوزی نے مفسرین کا اجماع لکھا ہے۔ (صواعق محرقة صفحہ ۶۶)

اور امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ نے اس صدی کے اوخر اور اگلی صدی کی ابتدا میں تفسیر کبیر جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۷ میں الاتقی کی تفسیر میں افضلیت صدیق پر تمام مفسرین کا اجماع لکھا ہے۔

ساتویں صدی میں حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ نے فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۹ پر خلفائے اربعہ کو اسی ترتیب سے لکھا ہے اور ہر ایک کو اپنے اپنے دور کا قطب قرار دیا ہے۔ اسی صدی میں امام نووی رحمہ اللہ نے شرح نووی علی مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۲ پر اس پر اجماع لکھا ہے۔

اسی صدی میں امام قرطبی رحمہ اللہ نے تفسیر قرطبی جلد ۱ صفحہ ۲۰۶ پر سورۃ حدید کی آیت نمبر ۱۰ کی تفسیر میں اس آیت کو صدیق اکبر کی افضلیت کا واضح ثبوت قرار دیا ہے۔

آٹھویں صدی میں امام شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ نے کتاب الکبائر صفحہ ۲۳۶ پر اس مسئلے کو متواتر اور قطعی قرار دیا ہے اور منکرین کو بدعتی، خبیث اور منافق کہا ہے۔

اسی صدی میں علامہ تفتازانی رحمہ اللہ نے شرح عقائد نسفی میں اسے اہل سنت کی علامت لکھا ہے۔

اسی صدی میں علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے الباعث الحثیث صفحہ ۱۲۸ پر اس پر اجماع لکھا ہے۔

مناظمین کی تسکین کے لیے عرض ہے کہ اسی صدی میں ان کے ممدوح ابن تیمیہ نے منہاج السنۃ جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ پر افضلیت اور اعلیٰت صدیق پر اجماع نقل کیا ہے۔

نویں صدی میں امام ابن ہمام رحمہ اللہ نے اسے فتح القدیر جلد ۱ صفحہ ۳۶۰ میں بیان فرمایا ہے، منکرین کو بدعتی کہا ہے اور ان کے پیچھے نماز کو مکروہ تحریمی لکھا ہے۔

اسی صدی میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۱۳ پر اجماع نقل کیا ہے۔

اور امام سخاوی رحمہ اللہ نے فتح المغیث جلد ۳ صفحہ ۱۲۹ پر منکرین پر بہت سختی فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کے منکر اہل سنت سے خارج بلکہ اہل ایمان سے بھی خارج ہیں۔

اس صدی کے آخر میں اور اگلی صدی کے آغاز میں امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اس موضوع پر انتہا کر دی ہے، اسے اجماعی اور قطعی لکھا ہے اور منکرین کو خبیث کہا ہے اور ایک مکمل رسالہ تصنیف کیا ہے جس کا نام ہے: الْحُبْلُ الْوُثْنِي فِي نَصْرِ الصِّدِّيقِ۔

دسویں صدی میں امام عبدالوہاب شمرانی رحمہ اللہ نے البواقیت والجاہر صفحہ ۴۳ پر تفصیل

سے لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ اس عقیدے کے منکر شیعہ اور معتزلہ ہیں۔
اسی صدی میں حضرت میر سید عبدالواحد بکرامی رحمۃ اللہ علیہ نے تفضیلی کے بارے میں لکھا ہے کہ: اس کی بدینہ کی گرہ کو نہیں کھولا جاسکتا، اس لیے کہ ان اصحاب باصفا کا انکار خدا و مصطفیٰ کا انکار ہے، تو جس کا راستہ سنت کے خلاف ہے اس کی گردن میں لعنتوں کے طوق ہیں۔

(سبع سائل صفحہ ۷۵)

اسی صدی میں علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے صواعق مخرقہ نام سے پوری کتاب لکھ دی۔
گیارہویں صدی میں مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات جلد ۲ مکتوب نمبر ۳۶ میں لکھا ہے کہ: شیخین کی افضلیت باقی امت پر قطعی ہے، اس کا انکار وہی کر سکتا ہے جو جاہل ہو یا متعصب ہو۔ مکتوبات جلد ۱ مکتوب نمبر ۲۶۶ میں فرمایا کہ: افضلیت شیخین کا منکر یزید بد بخت کا ساتھی اور اس کا بھائی ہے۔

اسی صدی میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تکمیل الایمان صفحہ ۵۶ پر اسے اجماعی لکھا اور صفحہ ۶۳ پر اسے قطعی لکھا ہے اور صفحہ ۷۸ پر اسے اہل سنت کی علامت قرار دیا ہے۔

اسی صدی میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح فقہ اکبر صفحہ ۶۳ پر لکھا کہ اس پر جمیع اہل سنت کا اجماع ہے اور یہ اہل سنت کی پہچان ہے اور اسکے منکر رافضی یا معتزلہ ہیں۔

بارہویں صدی میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر مکمل کتاب قرۃ العینین لکھ ڈالی اور اپنی کتاب الانتباہ صفحہ ۴ پر لکھا کہ ائمہ کے مامور من اللہ ہونے کا رافضی عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہے۔

اسی صدی کے عظیم مجدد حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بہت زبردست کام کیا۔ کئی کتابیں لکھ دیں۔ ایک کا نام ہے: ”الظَرْيَقَةُ الْأَحْمَدِيَّةُ فِي حَقِيقَةِ الْقَطْعِ بِالْأَفْضَلِيَّةِ“۔ اس کا موضوع صرف افضلیت شیخین نہیں بلکہ اس مسئلہ کی قطعیت اس کا موضوع ہے۔

اسی صدی میں ملا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی درسی کتاب نور الانوار میں خلافت صدیق اکبر رحمۃ اللہ علیہ پر صحابہ کا اجماع لکھا اور اس کے منکر کو کفر کہا۔

تیرہویں صدی میں سید ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مشہور زمانہ فتاویٰ شامی جلد ۳

صفحہ ۳۲ پر تفضیلیوں کو رافضی لکھا اور انکے پیچھے نماز کو مکروہ تحریمی کہا۔

اسی صدی میں حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر مظہری جلد ۱۰ سورۃ النحل آیت ۱ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ آیت صدیق اکبر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اتری۔

اسی صدی میں حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ عزیزی صفحہ ۳۸۲، ۳۸۳ پر عقیدہ افضلیت شیخین کو قطعی قرار دیا۔ تحفہ ثنائیہ صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں:

فرقہ شیعہ تفضیلیہ کہ جناب مرتضوی را بر جمیع صحابہ تفضیل می دادند این فرقہ از ادنائے ملائذہ آں لعین شدند۔

یعنی شیعہ کا تفضیلی فرقہ جناب مرتضوی کو تمام صحابہ سے افضل مانتا ہے، یہ لوگ شیطان لعین کے قریبی شاگرد ہیں۔

اسی صدی میں علامہ سید محمود احمد آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح المعانی ۱۰۶/۵ پر اُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ کی تفسیر میں شیخ خالد کے حوالہ سے نبیوں کے بعد صدیق اکبر کو تمام صدیقیوں کا قطب مدار قرار دیا۔

چودہویں صدی میں امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر کئی کتابیں لکھ دیں: مطلع القمرین، الزلال الاثقی، غایۃ التحقیق۔ اور اس مسئلہ کو قطعی اور اجماعی قرار دیا اور مطلع القمرین صفحہ ۷۰ پر تفضیلیوں کو اہل سنت سے خارج لکھا۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ مہر یہ صفحہ ۱۴۵ پر بالتصریح خلفاء اربعہ کی روحانی ولایت کو اسی ترتیب کے ساتھ لکھا۔

اور حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ نے بحار الانوار جلد ۲ صفحہ ۲۷۳ پر صدیق اکبر رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی افضلیت پر دریا بہا دیے ہیں۔

اسی صدی کے بے شمار علماء نے لکھا ہے کہ افضلیت شیخین کا منکر اہل سنت سے خارج ہے۔ بعض کے اصل الفاظ ملاحظہ ہوں! انہوں نے یہ الفاظ کتاب فضائل امیر معاویہ پر اپنی اپنی تقریظ میں لکھ کر دیے ہیں:

اس عقیدے کا مخالف سنی نہیں۔ (غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ)

وہ ہرگز اہل سنت سے نہیں۔ (حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ)
ایسا شخص بالکل بے دین ہے۔ (حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ)
اس اجماع کا منکر شُذَّی فی الثَّارِ کی وعید کے تحت ہے۔ (شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ)

یہ ہے چودہ سو سال کا اسلامی ریکارڈ۔ فرمائیے ہم آپ کو سمجھانے کے لیے اس سے بہتر کون سا طریقہ استعمال کریں؟ اب اگر پندرہویں صدی میں کوئی شخص اس عقیدے کے برعکس چلتا ہوا صدیق اکبر رحمۃ اللہ علیہ کو صرف سیاسی خلیفہ کہتا ہو تو اللہ کریم کی عظمت کی قسم ایسا شخص جو چودہ سو سالہ مجددین کے خلاف عقیدہ رکھے وہ مجدد نہیں ہو سکتا بلکہ مسند و مخرب ہے۔

(۷)۔ آپ نے دیکھا کہ مجددین میں سے کوئی افضلیت شیخین پر اجماع لکھتا ہے، کوئی اس عقیدے کو قطعی لکھتا ہے، کوئی اسے متواتر لکھتا ہے، کوئی اس کے منکر کو اہل سنت سے خارج لکھتا ہے، کوئی اسے رافضی لکھتا ہے، کوئی اسے جہنی لکھتا ہے، کوئی اسے خبیث لکھتا ہے، کوئی اسے منافق لکھتا ہے، کوئی اسے بد بخت لکھتا ہے، کوئی اسے یزید کا ساتھی لکھتا ہے، کوئی اسے بدعتی لکھتا ہے، کوئی اسے بے دین لکھتا ہے، کوئی اسے لعنتی لکھتا ہے، کوئی اسے بے ایمان لکھتا ہے، کوئی اسے شیعہ یا معتزلہ لکھتا ہے، کوئی اسکے پیچھے نماز پڑھنے سے روکتا ہے، کوئی ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع کرتا ہے، کوئی افضلیت شیخین کو اہل سنت کی علامت لکھتا ہے، کوئی ان میں سے اکثر باتیں بیک قلم لکھتا ہے۔ ان تمام الفاظ کا مفاد ایک ہی ہے یعنی قطعیت۔

عِبَارَاتُنَا شَعْنِي وَحُسْنُكَ وَاحِدٌ

كُلُّ إِلَى ذَاكَ الْجَمَالِ يُشِيرُ

ہمارے الفاظ مختلف ہیں اور تیرا حسن ایک ہی ہے، ہر لفظ اسی حسن کی طرف اشارہ کرتا ہے۔
اب اگر کسی ایک صحابی کا بھی عقیدہ افضلیت شیخین کے خلاف ہوتا تو چودہ سو سال کے علماء مذکورہ بالا سخت ترین الفاظ ہرگز استعمال نہ کرتے۔

(۸)۔ علماء نے افضلیت شیخین اور محبت ختمین کو اہل سنت کی علامات میں شمار کیا ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قاعدہ بیان فرمایا کہ

مِنْ عَلَامَاتِ أَهْلِ السُّنَّةِ أَنْ تَفْضَلَ الشَّيْخَيْنِ وَتُحِبَّ الْخَتَمَيْنِ۔

(قاضی خان جلد ۱ صفحہ ۳۶، شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۵۰، بحکیم الامت ایمان صفحہ ۷۸، نبراس صفحہ ۳۰۲، شرح فقہ اکبر صفحہ ۶۳، فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۶۱، البحر الرائق جلد ۱ صفحہ ۲۸۸، بنایہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۶)
گویا یہ علامت ہوگی تو کسی کہلا سکو گے ورنہ افضلیت شیخین کا منکر رافضی اور محبت ختمین کا منکر خارجی ہے۔ اور اگر کوئی رافضی کہے کہ افضلیت شیخین کا انکار کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، طبعیت میں انقباض نہیں ہونا چاہیے تو پھر اس سے لازم آئے گا کہ محبت ختمین کا انکار کرنے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا، طبعیت میں انقباض نہیں ہونا چاہیے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ۔
(۹)۔ شیخین کی خلافت پر علماء نے صحابہ کا اجماع قطعی نقل کیا ہے اور اس کے منکر کو کافر کہا ہے۔

(نور الانوار صفحہ ۲۲۲)

یہاں سے یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے کہ افضلیت شیخین کا عقیدہ قطعی ہے، اس لیے کہ صحابہ کرام نے سیدنا صدیق اکبر رحمۃ اللہ علیہ کی افضلیت کو ہی خلافت کی علت قرار دیا تھا۔

(بخاری: ۳۶۶۸)

نیز علماء نے لکھا ہے کہ جو ترتیب خلافت کی ہے وہی ترتیب افضلیت کی ہے۔
حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: افضلیت شیخین کے انکار کا نتیجہ یہ ہے کہ روافض، شیخین کو غاصب اور غیر عدول کہہ کر ان کے دیے ہوئے قرآن و سنت کو غیر معتبر کہہ دیتے ہیں۔ علماء پر لازم ہے کہ مسئلہ افضلیت کو خصوصی اہمیت دیں۔ اسے اہمیت دینے کے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ یہ اہل سنت کی علامت ہے۔ یُحِبُّ عَلَى الْعُلَمَاءِ الْإِذْنُ بِمَا هُمْ بِمَسْئَلَةٍ الْفَضْلِيَّةِ۔ (حاصل نبراس صفحہ ۳۰۲)

لہذا اس عقیدے میں لچک رکھنا نہایت خطرناک ہے۔

(۱۰)۔ آج بھی جس کا جی چاہے روضہ انور میں شیخین کے خدا و اقرب نبوت کا مشاہدہ کرے۔ سیدنا امام زین العابدین قدس سرہ العزیز سے کسی نے پوچھا کہ: ابو بکر اور عمر کو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں کیا مرتبہ حاصل تھا؟ فرمایا جو مرتبہ انہیں آج حاصل ہے کہ آپ ﷺ کے پاس آرام فرما ہیں۔ (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۹۶، الاعتقاد للشیخ صفحہ ۳۶۲)

نبراس کے حاشیہ بر خوردار صفحہ ۳۸۹ پر لکھا ہے کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب احیاء العلوم کو نبی کریم ﷺ نے ملاحظہ فرمایا پھر حضرت ابو بکر پھر عمر پھر عثمان پھر علی نے غزالی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ محمد اکرم صابری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اقتباس الانوار صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے کہ اسی کتاب کو محبوب کریم رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا، پھر حضرت ابوبکر نے پھر عمر نے پھر عثمان نے پھر علی نے رحمۃ اللہ علیہ۔
معلوم ہوا کہ آج روحانی مجالس میں حضور رحمۃ اللہ علیہ کے یہ تمام پیارے یہی ترتیب رکھتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول آپ پڑھ چکے ہیں کہ: مجھے نبی کریم رحمۃ اللہ علیہ نے روحانی طور پر سختی سے حکم فرمایا کہ ابوبکر و عمر کو افضل مانو۔

پوری امت اپنے جمعہ کے خطبات میں حَیُّوُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ پکارتی ہے۔ اور أَفْضَلُ الصَّحَابَةِ بِالتَّحْقِيقِ سَيِّدُنَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ کی صداکیں بلند کرتی ہے۔ اور یہ اس مسئلہ کے تواتر کی انتہا ہے۔ اور یہ اس موضوع پر تحقیق کی انتہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا حَدَّ لِحَمْدِهِ وَلَا اِنْتِهَاءَ

خدا را انصاف! خود سوچئے آپ کے نزدیک کون سا ایسا قطعی مسئلہ ہے جس پر اس سے زیادہ دلائل موجود ہیں۔ اور انکار کے جو راستے آپ یہاں اختیار فرما رہے ہیں وہی راستے وہاں نہیں چل سکتے؟

دوسرا باب:

معروف ائمہ کا عقیدہ

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

(۱)۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ ثُمَّ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ثُمَّ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
یعنی رسول اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہ۔

(نفا کبر صفحہ ۴)

(۲)۔ فرماتے ہیں:

مِنْ عَلَامَاتِ أَهْلِ السُّنَّةِ أَنْ تُفْضَلَ الشَّيْخَيْنِ وَتُحِبَّ الْخَتَنَيْنِ.
یعنی شیخین کی افضلیت اور ختنین کی محبت اہل سنت کی پہچان ہے۔

(شرح عقائد سنی صفحہ ۵۰ وغیرہ)

امام اعظم کے اس قول سے بالکل واضح ہے کہ آپ کے نزدیک افضلیت شیخین کا منکر اہل سنت سے خارج ہے۔ چنانچہ حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فِي كَلَامِهِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ مَنْ فَضَّلَ عَلِيًّا عَلَى الشَّيْخَيْنِ فَهُوَ خَارِجٌ
عَنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ.

یعنی امام صاحب کے کلام میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ جس نے حضرت علی کو شیخین سے افضل کہا وہ اہل سنت و جماعت سے خارج ہے۔ (الطريقة الاحمدية قلمی صفحہ ۶)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے خود حدیث لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا روایت فرمائی ہے۔

(موطا امام محمد صفحہ ۳۹۵)

اور فرماتے ہیں:

أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمرُ ثُمَّ قَالَ: أَوْ فِي ذَٰلِكَ شَكٌّ؟
یعنی سب سے افضل ابو بکر ہیں پھر عمر اور کیا اس میں کوئی شک ہے؟

(الصواعق المحرقة صفحہ ۵۷، مرام الکلام صفحہ ۳۶، فتح المغیث ۱۲۷/۳)
گویا امام مالک افضلیت شیخین کو قطعی سمجھتے تھے ہاں البتہ خفتین کے درمیان ایک عرصہ تک سکوت کے قائل رہے مگر بعض میں اس سے بھی رجوع فرمایا۔

(تدریب الراوی ۱۹۷/۲، صواعق محرقة صفحہ ۵۷، الاستیعاب صفحہ ۵۳۸)
اب اگر امام مالک کا کوئی قول سیدۃ النساء علی ایہا الصلوٰۃ والسلام کی افضلیت کا ملے تو یقیناً ایسا قول بضع رسول ہونے کی وجہ سے جزوی فضیلت پر محمول ہوگا۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا عقیدہ

تفضیل رافضی چونکہ امام شافعی رحمہ اللہ کا نام بہت استعمال کرتے ہیں، لہذا ہم امام صاحب رحمہ اللہ کے عقائد تفصیل سے لکھ دینا مناسب سمجھتے ہیں۔

(۱)۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي الْخِلَافَةِ وَالتَّفْضِيلِ نَبْدُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ۔

یعنی خلافت ہو یا افضلیت ہم دونوں صورتوں میں ابو بکر سے شروع کرتے ہیں اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم۔ (الاعتقاد للبیہقی صفحہ ۳۶، فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۱۳، مرام الکلام صفحہ ۳۶)

(۲)۔ پھر فرماتے ہیں:

مَا اخْتَلَفَ أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ فِي تَفْضِيلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَتَقْدِيمِهِمَا عَلَى بَاقِيِ الصَّحَابَةِ، وَإِنَّمَا اخْتَلَفَ مَنْ اخْتَلَفَ مِنْهُمْ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ۔

یعنی صحابہ اور تابعین میں سے کسی ایک فرد نے بھی ابو بکر و عمر کی افضلیت اور ان کی تقدیم کا انکار نہیں کیا۔ اگر اختلاف ہے تو صرف اور صرف حضرت علی اور عثمان کے بارے میں ہے اگر اختلاف ہے تو علی اور عثمان کے درمیان ہے۔ (الاعتقاد للبیہقی صفحہ ۳۶، تکمیل الایمان صفحہ ۵۶)

(۳)۔ حدیث مَنْ كُنْتُ مَوْلَاكَ کی شرح میں حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

حدیث مولات کی اگر سند صحیح بھی ہو تو اس میں ولایت علی پر نص موجود نہیں۔ ہم نے اپنی کتاب الفضائل میں واضح طور پر لکھ دیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا مقصود کیا تھا؟ بات یہ تھی کہ آپ ﷺ نے یمن میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو ساتھیوں نے ان کے خلاف کثرت سے شکایت کی، اور بغض کا اظہار کیا، نبی کریم ﷺ نے اپنے ساتھ ان کے خصوصی تعلق اور ان سے محبت کو ظاہر کرنے کا ارادہ فرمایا اور اس کے ذریعے آپ سے محبت اور دوستی رکھنے کی رغبت دلائی اور عداوت ترک کرانا چاہی، لہذا فرمایا مَنْ كُنْتُ وَلِيَّةً فَعَلَيْهِ وَلِيَّةٌ اور بعض روایات میں ہے: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاكَ فَعَلَيْكَ مَوْلَاكَ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاكَ وَعَادِ مَنْ عَادَاكَ، اور اس سے مراد اسلامی دوستی اور آپ رضی اللہ عنہ کی محبت ہے، مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ایک دوسرے سے محبت کریں اور ایک دوسرے سے عداوت نہ رکھیں، یہ حدیث اس معنی میں ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی مجھ سے نبی امی ﷺ نے وعدہ فرمایا ہے کہ مجھ سے مومن کے سوا محبت کوئی نہ کرے گا اور منافق کے سوا بغض کوئی نہ رکھے گا۔

اَلْمُرَادُ بِهِ وِلَاءُ الْاِسْلَامِ وَ مَوَدَّةُ عَلِي الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُؤَالِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يُعَادِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَهُوَ فِي مَعْنَى مَا ثَبَتَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْحَدِيثُ۔
(الاعتقاد للبیہقی صفحہ ۳۵۳)

اس حدیث کو بنیاد بنا کر اور امام شافعی کا نام استعمال کر کے حضور ﷺ کی امت میں فساد ڈالنے والے بدنصیب رافضی خطیب کو چاہیے امام شافعی کی مذکورہ بالا عبارت کو ایک نمک حلال شاگرد کی طرح پڑھے اور اس پر اعتقاد رکھے۔

(۴)۔ افضلیت شیخین پر ائمہ اربعہ کا اجماع ہے اور امام احمد ائمہ اربعہ میں شامل ہیں۔

(صواعق محرقة صفحہ ۵۷)

(۵)۔ ایک خطیب صاحب امام شافعی رحمہ اللہ کے ادھرے شعر پڑھ کر عوام کو گمراہ کر رہے ہیں اور بعض ایسے شعر بھی پڑھے جارہے ہیں جن کا امام شافعی کی طرف انتساب ہی مشکوک ہے مگر صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ امام شافعی کی ہر کتاب میں موجود ہے۔ لعنة الله على الكاذبين۔ غایۃ التہمیل میں بھی یہی کمال دکھایا گیا ہے۔ مصنف نے امام شافعی کا صرف ایک شعر نقل کیا ہے۔ لکھتے ہیں: وقد كان الامام شافعي يقول:

اذا نحن فضلنا عليا فاننا روافض بالتفضيل عند ذوى جهل
یعنی جب ہم علی کی فضیلت بیان کرتے ہیں تو جاہل لوگ ہمیں تفضیلی رافضی کہتے ہیں۔
(غایۃ التمهیل صفحہ ۲۲۲)

مصنف نے اس سے اگلے شعر چھوڑ دیے ہیں۔ پوری صورت حال اس طرح ہے:
اِذَا نَحْنُ فَضَّلْنَا عَلِيًّا فَإِنَّا
رَوَافِضٌ بِالتَّفْضِيلِ عِنْدَ ذَوِي جَهْلٍ
وَ فَضْلُ ابْنِ بَكْرٍ إِذَا مَا ذَكَرْتُهُ
رُمِيَتْ بِنَصْبٍ عِنْدَ ذِكْرِي لِلْفَضْلِ
فَلَا زِلْتُ ذَا رَفِضٍ وَ نَصْبٍ يَكْلَاهُمَا
يُمَيِّزُهُمَا حَتَّى أَوْسَدَ فِي الرَّامِلِ

ترجمہ:- (۱)۔ جب ہم علی کی فضیلت بیان کرتے ہیں تو جاہل لوگ ہمیں تفضیلی رافضی کہتے ہیں۔
(۲)۔ جب میں ابوبکر کی فضیلت بیان کرتا ہوں تو مجھ پر ناہمی ہونے کا بہتان لگایا جاتا ہے۔
(۳)۔ میں ان دونوں کی محبت کی وجہ سے رافضی اور ناہمی بنارہا ہوں گا حتیٰ کہ مجھے موت آجائے۔
ان تینوں اشعار پر غور کیجیے اور ساتھ ہی امام شافعی کی مذکورہ بالا تصریحات کو بھی سامنے رکھیے، ان شاء اللہ رافضیت دانت پستی رہ جائے گی۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا عقیدہ

(۱)۔ فضیلت شیخین پر ائمہ اربعہ کا اجماع ہے اور امام احمد ائمہ اربعہ میں شامل ہیں۔

(صواعق محرقة صفحہ ۵۷)
امام احمد بن حنبل کا علیحدہ قول بھی ملاحظہ کیجیے: فضیلت کی ترتیب ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی ہے۔ (السیۃ للخلال: ۶۰۷)

(۲)۔ اس زمانے میں کچھ لوگ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو چوتھا خلیفہ ماننے سے انکار می تھے۔ ان عالموں کا کہنا تھا کہ علی کریم معاذ اللہ خود ہی خلیفہ بن بیٹھے ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے ایسے لوگوں کی تردید فرمائی ہے۔ (السیۃ للخلال: ۶۳۹)
اور فرمایا کہ خلافت نے علی کو زینت نہیں بخشی بلکہ علی نے خلافت کو زینت بخشی ہے۔

(۳)۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی چوتھی خلافت کو برحق ثابت کرنے کے لیے فرمایا: فضیلت میں ابوبکر اور عمر اور عثمان ہیں اور خلافت میں چوتھا نمبر علی کا ہے اور ہم یہ بات حدیث سفینہ سے ثابت کرتے ہیں۔

أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ قَالَ هَذَا فِي التَّفْضِيلِ وَعَلَى الرَّابِعِ فِي الْخِلَافَةِ وَ
نَقُولُ بِقَوْلِ سَفِينَةِ الْخِلَافَةِ فِي أَمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً اسنادہ صحیح۔
(السیۃ للخلال: ۶۳۱)

علیؑ الرّابع پر غور فرمائیے تو واضح ہوگا کہ نعرہ تحقیق دراصل خلافت علی المرتضیٰ کے منکرین کی تردید کرتا ہے۔

(۴)۔ مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الْحَمَصِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَسُئِلَ عَنِ
التَّفْضِيلِ فَقَالَ مَنْ قَدَّمَ عَلِيًّا عَلَى ابْنِ بَكْرٍ فَقَدْ طَعَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَمَنْ
قَدَّمَ عَلَى عُمَرَ فَقَدْ طَعَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَعَلَى ابْنِ بَكْرٍ وَمَنْ قَدَّمَ عَلَى عُثْمَانَ
فَقَدْ طَعَنَ عَلَى ابْنِ بَكْرٍ وَعَلَى عُمَرَ وَعَلَى أَهْلِ الشُّورَى وَعَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَ
الْأَنْصَارِ۔

یعنی جس شخص نے علی کو ابوبکر سے افضل کہا اس نے رسول اللہ ﷺ پر طعن کیا اور جس نے علی کو عمر سے افضل کہا اس نے رسول اللہ اور ابوبکر دونوں پر طعن کیا، اور جس نے علی کو عثمان سے افضل کہا اس نے ابوبکر اور مہاجرین و انصار سب پر طعن کیا۔ (السیۃ للخلال: ۵۱۳)

(۵)۔ عَنْ هَارُونَ الدِّينِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَنْ قَالَ أَبُو
بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَهُوَ صَاحِبُ سُنَّةٍ وَمَنْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فَهُوَ
رَافِضِيٌّ أَوْ قَالَ مُبْتَدِعٌ فِي اسْنَادِهِ مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَالَهُ
یعنی جس نے کہا ابوبکر عمر عثمان، وہ سنی ہے اور جس نے کہا ابوبکر عمر علی اور عثمان وہ رافضی ہے

یابدعی ہے۔ (السیۃ للخلال: ۵۳۲)
غور فرمائیے! سیدنا علی کریم رضی اللہ عنہ کو تیسرا نمبر دینے والے کو امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے رافضی یا بدعی قرار دیا ہے تو جو شخص آپ کو پہلا نمبر دیتا ہو اس پر کفر کے فتوے کی امید رکھی جاسکتی ہے کہ نہیں؟

(۶)۔ کوفہ کا ایک آدمی تفضیل میں کہتا تھا: ابوبکر عمر اور علی۔ امام احمد نے فرمایا یہ بات وہی آدمی کر سکتا ہے جسے زکام لگا ہوا ہو۔ آپ نے ابن مسعود، ابن عمر اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اقوال سے استدلال کیا۔ (النی للخلال: ۵۶۳)

خدا را انصاف! اگر سیدنا علی المرتضیٰ کو تیسرا نمبر دینے والا مزکوم ہے تو پھر انہیں پہلا نمبر دینے والا ملسول (ٹی بی کا مریض) ہوگا کہ نہیں؟

(۷)۔ ہارون بن سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا کہ: آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس نے کہا ابوبکر عمر اور عثمان۔ امام صاحب نے فرمایا یہ قول ابن عمر کا ہے۔ اور ہم اسی پر عقیدہ رکھتے ہیں۔ پھر میں نے پوچھا اگر کوئی کہے ابوبکر عمر عثمان اور علی تو پھر؟ امام صاحب نے فرمایا: وہ بھی اہل سنت ہے۔ پھر میں نے پوچھا اگر کوئی کہے کہ: ابوبکر اور عمر تو پھر؟ امام صاحب نے فرمایا یہ قول سفیان، شعبہ اور مالک کا ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کہے: ابوبکر عمر اور علی تو پھر؟ فرمایا: اب یہاں شدید غلطی ہوئی، اب یہاں شدید غلطی ہوئی۔

(۸)۔ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَذْهَبَ إِلَى حَدِيثِ سَفِيئَةَ فِي التَّفْضِيلِ وَالْخِلَافَةِ۔
یعنی میں حدیث سفینہ کی روشنی میں افضلیت اور خلافت دونوں کا عقیدہ رکھتا ہوں۔

(النی للخلال: ۶۰۶، ۶۰۵)

عقیدہ غوثیہ

حضرت سیدنا قطب الاقطاب وغوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(۱)۔ خلفائے راشدین نے خلافت بزورِ شمشیر یا جبر کے ذریعہ حاصل نہیں کی تھی بلکہ معاصرین پر ان کو فضیلت حاصل تھی۔

لِقَضِيلٍ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي عَصْرِ ذَوِّ مَانِهِ عَلَى مَنْ سِوَا الْأُمَمِ الصَّحَابَةِ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۵۸)

(۲)۔ عشرہ مبشرہ میں سے چاروں خلفاء راشدین افضل ہیں اور ان چار میں سے ابوبکر افضل ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۵۷، ۱۵۸)

(۳)۔ روافض کی علامت یہ ہے کہ اہل سنت کو ناموسی کہتے ہیں۔

وَعَلَامَةُ الرَّافِضَةِ تَسْمِيَتُهُمْ أَهْلَ الْأَثَرِ نَاصِبَةً۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۶۶)

(۴)۔ رافضی اہل سنت کو ناموسی کہتے ہیں کیونکہ اہل سنت اپنے امام کو جماعت کی رائے سے مقرر کرتے ہیں۔

تَسْمِيَتُهَا الرَّافِضَةُ نَاصِبَةٌ لِقَوْلِهَا بِاخْتِيَارِ الْإِمَامِ وَنَصْبِهِ بِالْعَقْدِ۔
(غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۷۶)

(۵)۔ زیدی فرقہ شیعہ کا فرقہ ہے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۸۲)

(۶)۔ جہاں تک حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تعلق ہے تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وفات پا جانے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے حضرت معاویہ کو خلافت سونپ دینے کے بعد ثابت ہے صحیح ہے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۶۱)

(۷)۔ حضرت علی کے خلاف حضرت معاویہ، طلحہ اور زبیر نے جو جنگ لڑی تھی اور حضرت عثمان بن عفان خلیفہ برحق مقتول مظلوم کے خون کا بدلہ مانگا تھا جبکہ ان کے قاتل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں موجود تھے، ہر ایک کے پاس صحیح تاویل موجود تھی، ہمارے لیے بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اس بارے میں اپنی زبان کو گام دیں۔ فَأَحْسَنُ أَخَوِ النَّاسِ الْإِمْسَاكُ فِي ذَلِكَ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۶۱)

(۸)۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ آل محمد کون ہیں؟ فرمایا: ہر تقی۔

قِيلَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: كُلُّ تَقِيٍّ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۷۲، ۲۷۳)

(۹)۔ رافضیوں کا مذہب یہودیوں سے مشابہت رکھتا ہے۔ شعبی نے فرمایا: رافضیوں کی محبت یہودیوں کی محبت ہے۔ مَحَبَّةُ الرَّوَافِضِ مَحَبَّةُ الْيَهُودِ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۸۳)

(۱۰)۔ تَبَّأَ لَهُمْ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ یعنی رافضیوں پر قیامت تک اللہ کی مار ہو۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۸۳)

(۱۱)۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے میرے لیے میرے صحابہ کو جن لیا، انہیں میرے مددگار بنایا اور میرے سسرال بنایا، جلد ہی بعد والے زمانے میں ایک قوم آئے گی جو ان میں نقص نکالے گی، خبردار! ان کے ساتھ مل کے

مت کھانا، خبردار! اُن کے ساتھ مل کے مت پینا، خبردار! اُن سے نکاح نہ کرنا، خبردار! اُن کے ساتھ نماز نہ پڑھنا، خبردار! اُن کی نماز جنازہ نہ پڑھنا، اُن پر لعنت حلال ہو چکی ہے عَلَیْہُمْ حَلَّتِ اللَّعْنَةُ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۶۳، ۱۶۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

شیخ اکبر محمدی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
شیخ اکبر لکھتے ہیں:

إِعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ فِي أُمَّةٍ مُّحَمَّدٌ ﷺ مَنْ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ۔
یعنی جان لو کہ حضرت محمد ﷺ کی امت میں کوئی شخص ایسا نہیں جو ابو بکر سے افضل ہو۔

(فتوحات مکیہ باب ۹۳، البیواقیت والجمہر صفحہ ۳۳۸)

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

أَفْضَلُ الْأَوَّلِيَاءِ الْمُحَمَّدِيَيْنِ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ
رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (البیواقیت والجمہر صفحہ ۳۳۷)

افضلیت کو تقدم فی الخلافہ کی علت نہ سمجھنا سیدنا شیخ اکبر قدس سرہ کا تفرّد ہے، مگر یہ شیخین کی نفسِ افضلیت کے ہرگز خلاف نہیں اور اتنی سی بات کا بھی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی سختی سے مکتوبات شریف جلد ۲ میں رد کیا ہے۔ حالانکہ اتنی ساری بات سے افضلیت شیخین کا انکار لازم نہیں آتا تھا بلکہ افضلیت شیخین کو تسلیم کر کے محض افضلیت کے تقدم کی علت ہونے کی نفی کی گئی تھی۔ اب حضرت شیخ اکبر کا قول نقل کر دینا اور حضرت مجدد کی طرف سے اس کی تردید نقل نہ کرنا تحقیق کے ساتھ وفا نہیں۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ہمارے تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ وَ سَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَىٰ میں اتقی سے مراد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور شیعہ سب کے سب کہتے ہیں کہ یہ آیت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں اتری۔

أَجْمَعَ الْمُتَقَرِّفُونَ مِنَّا عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ، وَاعْلَمُوا أَنَّ الشَّيْعَةَ بِأَسَرِّ هُمْ يُنْكِرُونَ هَذِهِ الرَّوَايَةَ وَيَقُولُونَ إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي حَقِّ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

عَلَيْهِ السَّلَام۔ (تفسیر کبیر جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۷)

امام رازی کی اس عبارت نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا ہے۔

امام رازی کی جس عبارت سے غلط فہمی ہو رہی ہے وہ پوری عبارت اس طرح ہے:

الْأُمَّةُ مُجْمَعَةٌ عَلَى أَنَّ أَفْضَلَ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِمَامًا أَبُو بَكْرٍ
أَوْ عَلِيٌّ، وَلَا يُمَكِّنُ حَمْلُ هَذِهِ الْآيَةِ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَتَعَيَّنَ
حَمْلُهَا عَلَى أَبِي بَكْرٍ۔

یعنی امت اس پر مجمع ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد مخلوق میں سب سے افضل یا تو ابو بکر ہیں یا پھر علی، اور (اگلی آیت وَمَا لَا أَحَدٍ عِنْدَكَ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ کی روشنی میں) علی بن ابی طالب پر یہ آیت چسپاں نہیں ہوتی، لہذا طے پا گیا کہ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے متعلق ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۸)

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ روافض کی تردید کر رہے ہیں اور اپنے مخصوص عقلی انداز میں بات کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ اگلی آیت وَمَا لَا أَحَدٍ عِنْدَكَ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ شیعوں کے عقیدہ کو قبول نہیں کرتی اور باقی صرف صدیق اکبر ہی بچتے ہیں، فَتَعَيَّنَ حَمْلُهَا عَلَى أَبِي بَكْرٍ۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

افضلیت شیخین برباقی امت قطعی است، انکار نہ کند مگر جاہل یا متعصب۔

یعنی شیخین کی افضلیت باقی امت پر قطعی ہے، اس کا انکار وہی کر سکتا ہے جو جاہل ہو یا

متعصب ہو۔ (مکتوبات جلد ۲ مکتوب نمبر ۳۶)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

(۱)۔ حضرت شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ اسی کتاب تکمیل الایمان میں فرماتے ہیں:

گفتہ اند کہ علامات اہل سنت سے چیز است۔ تفضیل الشیخین و محبة
الختنین و البسح علی الخفین ابو بکر و عمر و فاضل دأستن و علی و عثمان و راجحت
داشتن و جواز مسح موزہ را اعتقاد کردن۔ ایں سے چیز نشانہ اہل سنت و جماعت است

کہ اہل بدعت ہذاں قائل نیستند۔

اہل سنت کی علامت تین چیزیں ہیں افضلیت شیخین، محبت ختین اور مسیح علی الختین۔

یہ تین چیزیں اہل سنت و جماعت کی پہچان ہیں۔ اہل بدعت ان کے قائل نہیں۔

(تکمیل الایمان صفحہ ۸۷ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

(۲)۔ افضلیت خلفائے اربعہ بہ ترتیب خلافت است۔

چاروں خلفاء کی افضلیت ترتیب خلافت کے مطابق ہے۔ (تکمیل الایمان صفحہ ۵۵)

(۳)۔ پھر لکھتے ہیں:

امام نووی می گوید کہ افضل اصحاب علی الاطلاق ابو بکر است بعد ازاں عمر بہ اجماع

اہل سنت۔

یعنی امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے افضلیت شیخین پر اجماع لکھا ہے۔ (تکمیل الایمان صفحہ ۵۶)

(۴)۔ پھر ذہبی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ: افضلیت شیخین کو سیدنا علی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی

(۸۰) آدمیوں نے روایت کیا ہے۔ اور فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح اور متواتر ہے۔

(تکمیل الایمان صفحہ ۶۲)

(۵)۔ پھر لکھتے ہیں: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے مجھے ابو بکر و عمر سے افضل کہا میں

اسے مغتری کی حد کے طور پر اسی (۸۰) کوڑے ماروں گا۔ (تکمیل الایمان صفحہ ۶۲)

(۶)۔ پھر لکھتے ہیں: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اتنے خطبات اور فصول ابو بکر و عمر کی مدح و ثنا

میں منقول ہیں کہ ان پر اطلاع پانے کے بعد کسی باغی کے پاس بھی دم مارنے کی گنجائش نہیں

رہتی۔ اگر علماء اہل سنت ابو بکر و عمر کی افضلیت بلکہ قطعیت پر استدلال کرنے کے لیے ان دلائل پر

اکتفا کر لیں تو یہ دلائل اس مقصد کے لیے کافی وافی ہیں۔

گر علماء اہل سنت و جماعت در افضلیت ابو بکر و عمر بلکہ در قطعیت آں بہاں اکتفا نمایند و

استدلال کنند کافی وافی بود۔ (تکمیل الایمان صفحہ ۶۳)

(۷)۔ آخر میں ہم یہ مسئلہ بھی واضح کر دیتے ہیں کہ ہمارے ان دوستوں کو علماء کی عبارات کو سمجھنے

میں غلطی کہاں سے لگی ہے۔ دراصل جب علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم شیخین کی بات کرتے ہیں تو ان کی

افضلیت پر اجماع اور قطعیت کا قول کرتے ہیں۔ لیکن بعض علماء جب ابو بکر و عمر، عثمان و علی

جو کچھ چاروں کا ذکر اکٹھا کرتے ہیں تو یہاں جمہور اور ظن کا قول کرتے ہیں۔ یہاں ان کا اشارہ

سیدنا عثمان غنی اور سیدنا علی کریم رضی اللہ عنہما کے مابین تفاضل کے ظنی ہونے کی طرف ہوتا ہے۔ چنانچہ

اس کی زندہ مثال ہم اسی کتاب تکمیل الایمان کے حوالے سے دیتے ہیں تاکہ ہر لحاظ سے حجت تمام

ہو جائے اور حضرت شیخ ہی کی زبانی مسئلہ واضح ہو جائے۔ حضرت شیخ قدس سرہ لکھتے ہیں:

بدانکہ جمہور اہل سنت و جماعت بریں ترتیب اند کہ مذکور شد و مروی از امام مالک و

غیرے وے تو وقف است میاں عثمان و علی رضی اللہ عنہما۔

یعنی جان لو کہ جمہور اہل سنت و جماعت اسی ترتیب پر ہیں جو ہم نے بیان کر دی مگر امام مالک

وغیرہ سے حضرت عثمان اور حضرت علی کے درمیان توقف اور خاموشی منقول ہے۔

(تکمیل الایمان صفحہ ۵۶)

یہ ہے لفظ جمہور بولنے کی اصل وجہ اور اسی کے بارے میں دلائل کسی حد تک متعارض ہیں نہ

کہ افضلیت شیخین پر جو کہ اجماعی اور قطعی ہے۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

(۱)۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ خود اسی کتاب میں لکھتے ہیں:

فَهُوَ أَفْضَلُ الْأَوَّلِيَاءِ مِنَ الْأَخِيرِينَ وَ قَدْ حُكِيَ الْإِجْمَاعُ

عَلَى ذَلِكَ وَلَا عَمْرَؤُكَ بِمُخَالَفَةِ الرَّوَافِضِ هُنَالِكَ۔

یعنی صدیق اکبر اولین و آخرین تمام اولیاء سے افضل ہیں، اور اس پر پوری امت کا اجماع

ہے، یہاں روافض کی مخالفت کی کوئی اوقات نہیں۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ ۶۱)

(۲)۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّ بِجَمِيعِ الرَّوَافِضِ وَ أَكْثَرِ الْمُعْتَزِلَةِ يُفَضِّلُونَ عَلِيًّا عَلَى

أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ۔

یعنی حضرت علی کو حضرت ابو بکر سے افضل سمجھنا تمام رافضیوں کا عقیدہ ہے اور اکثر معتزلہ کا

عقیدہ ہے۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ ۶۳)

(۳)۔ اسی صفحہ پر لکھتے ہیں:

وَمِنْ عَلَامَاتِ أَهْلِ السُّنَّةِ أَنْ تُفْضِلَ الشَّيْخَيْنِ وَ تُحِبَّ الْخَتَنَيْنِ۔

(شرح فقہ اکبر صفحہ ۶۳)

(۴)۔ پھر لکھتے ہیں:

إِنَّ تَفْضِيلَ أَبِي بَكْرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطْعِيٌّ

یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی افضلیت قطعی ہے۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ ۶۳)

(۵)۔ پھر لکھتے ہیں: سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہا میں اسے ۸۰ کوڑے ماروں گا۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ ۷۰)

(۶)۔ مزید وضاحت سنئے، فرماتے ہیں:

وَلَا يَخْفَى أَنَّ تَقْدِيمَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الشَّيْخَيْنِ مُخَالَفٌ لِمَذْهَبِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلَى مَا عَلَيْهِ جَمِيعُ السَّلَفِ، وَإِنَّمَا ذَهَبَ بَعْضُ الْخُلَفَاءِ إِلَى تَفْضِيلِ عَلِيٍّ عَلَى عُثْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

یعنی یہ بات مخفی نہیں کہ حضرت علی کو شیخین پر مقدم سمجھنا مذہب اہل سنت کے خلاف ہے یہی جمیع اسلاف کا مذہب ہے، ہاں البتہ بعض خلف نے حضرت عثمان پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا قول کیا ہے۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ ۶۳)

واضح ہو گیا کہ قطعیت، اجماع اور اہل سنت سے خروج والی باتوں کا تعلق شیخین سے ہے اور جمہور والی بات کا تعلق ختنین سے ہے۔

(۷)۔ ابومنصور بغدادی شافعی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: اس پر اہل سنت کا اجماع ہے کہ صحابہ میں افضل ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی پھر باقی عشرہ مبشرہ، پھر اہل بدر، پھر باقی اہل احد، پھر باقی اہل بیعت رضوان، پھر باقی صحابہ۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ: شاید ابومنصور کی اجماع سے مراد اکثر اہل سنت ہیں اس لیے کہ حضرت علی اور عثمان کے درمیان افضلیت دینے میں بعض اہل سنت کا اختلاف ہے اگرچہ جمہور اسی ترتیب پر ہیں جو ابومنصور نے بیان کی ہے۔

لِأَنَّ الْإِحْتِلَافَ وَاقِعَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَإِنْ كَانَ الْجُمْهُورُ عَلَى التَّرْتِيبِ الْمَذْكُورِ۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۱۹)

روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ ملا علی قاری کے نزدیک افضلیت شیخین اجماعی ہے اور عثمان علی میں ترتیب جمہوری ہے۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ کا عقیدہ

اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے افضلیت شیخین کو قطعی لکھا ہے، اس پر صحابہ کا اجماع لکھا ہے، اس کے منکر کو رافضی اور اہل سنت سے خارج لکھا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲ صفحہ ۵۰۹)

اس کے منکر کو خبیث لکھا ہے۔ (المعتد المستند صفحہ ۱۹۷)

اس کے منکر کی نماز جنازہ سے منع کیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۴ صفحہ ۵۳)

افضلیت شیخین پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ خود لکھتے ہیں کہ افضلیت شیخین کے خلاف کوئی صحیح حدیث بھی آجائے تو قطعاً واجب التاویل ہے۔

فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۲۳ صفحہ ۲۳۲ پر جو حدیث موجود ہے اس بحث کو آخر تک پڑھنا چاہیے آگے چل کر اعلیٰ حضرت نے یہ عنوان قائم کیا ہے کہ ”تنبیہ نبیہ اور نتیجہ“ اس سرخی کے تحت نتیجہ نکالا ہے کہ اس طرح کی احادیث میں جزوی فضیلت مراد ہے اور اِنْ أَكْرَمَكُمُ عِنْدَ اللَّهِ أَتَقَاكُمْ وغیرہ سے فضل کلی مراد ہے۔ اصل الفاظ اس طرح ہیں: مثل کریمہ اِنْ أَكْرَمَكُمُ عِنْدَ اللَّهِ أَتَقَاكُمْ سلب فضل کلی ہے نہ کہ سلب کلی فضل۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۳۸)

عقیدہ گولڑویہ

رافضی لوگ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمہ اللہ کا اسم گرامی بھی استعمال کر کے غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں، لہذا ہم ان کا مکمل عقیدہ باحوالہ لکھ رہے ہیں:

(۱)۔ سب تعریف خدا تعالیٰ کے لیے ہے جس نے ہمیں ہدایت فرمائی۔ اور اگر وہ ہمیں ہدایت نہ فرماتا تو ہم ہدایت نہ پاسکتے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بجز اللہ کے کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔ وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور وہ اُن صفات سے جو قرآن مجید میں منصوص ہیں ویسا ہی موصوف ہے جس طرح اس نے ارادہ فرمایا اور گواہی دیتا ہوں کہ حضور پُر نور جناب محمد ﷺ اُس کے بندہ خاص اور رسول ہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کی طرف سے لائے وہ حق ہے اور خلفاء اربعہ کی خلافت، ترتیب واقعی کے مطابق حق ہے۔ پس میرا اجمالی طور پر یہ عقیدہ ہے۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے۔ (فتاویٰ مہریہ صفحہ ۳)

(۲)۔ بعد از پیغمبر کوئی شخص ابوبکر سے افضل نہیں کیونکہ اس نے مقابلہ مرتدین میں نبی کا سا کام کیا

(۳)۔ خلافت ان کی خلافت راشدہ خاصہ ٹھہری جس میں خلیفہ کا افضل ہونا ضروری سمجھا گیا ہے۔ (تفسیر صفحہ ۲۳)

(۴)۔ خلافت ظاہری اور باطنی کی تفریق ختم کرتے ہوئے لکھتے ہیں: نیابت نبوی کا مستحق وہی شخص ہو سکتا ہے جس کا جوہر نفس، انبیاء کے جوہر نفس کے قریب ہو۔ بس اسے صورت خلافت (یعنی ریاست عامہ) اور معنی خلافت (یعنی قرب انبیاء) دونوں کا جامع ہونا چاہیے جیسا کہ خلفاء اربعہ علیہم الرضوان تھے۔ (فتاویٰ مہریہ صفحہ ۱۳۵)

(۵)۔ البتہ اتنا فرق ضرور ہے کہ خلفائے ثلاثہ کے زمانہ میں صورت خلافت یعنی ریاست عامہ اور اجتماع المسلمین بدرجہ اتم موجود تھا۔ اور عہد مرتضوی میں اگرچہ معنی خلافت یعنی قرب نبوی بدرجہ کمال تھا لیکن ریاست عامہ اور اجتماع المسلمین خلفاء ثلاثہ کے دور کی طرح نہ تھا۔

(فتاویٰ مہریہ صفحہ ۱۳۵)

(۶)۔ شیعہ سنی بھائی بھائی کہنے والوں کو لگام دیتے ہوئے لکھا ہے: شیخین کو برا کہنے والا جمہور المسلمین کے نزدیک کافر ہے اور قرآن کریم کا محرف اور منکر مسلمانی سے خارج ہے۔ ام المؤمنینؓ پر بہتان لگانے والا قرآن مجید کا منکر ہے، باقی امور کا بھی یہی جواب ہے، ایسے اشخاص سے برتاؤ کرنا اور اتحاد رکھنا قطعی ممنوع ہے۔ سب شیخین عند الجمہور کافر است الخ۔

(آفتاب ہدایت صفحہ: ۳۷۵ حررہ عظیمہ خطیب جامع مسجد بہ حکم قبلہ عالم از گولہ و شریف)

(۷)۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لِكُلِّ نَبِيٍّ آلٌ وَعِدَةٌ وَآلِي وَعِدَّتِي الْمُؤْمِنُونَ۔ ہر نبی کے لیے اتباع و جماعت ہیں اور میری تابعین اور جماعت وہ لوگ ہیں جنہوں نے مجھ کو صدق دل سے سچا نبی مانا ہے۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ آل محمد سے مراد سب مومن ہیں۔ (فتاویٰ مہریہ صفحہ ۱۸)

(۸)۔ بارہ اماموں کے بارے میں لکھتے ہیں: حاصل کلام یہ ہے کہ خلافت، ریاست عامہ اور مشابہت انبیاء کا مجموعہ ہے۔ البتہ گاہے گاہے مجازاً ان دو امور میں سے ایک پر بھی اس کا اطلاق ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں اِثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا اَوْ خَلِيْفَةً (بارہ امیر یا خلفاء) سے مراد مطلق خلافت ہے خواہ وہ دونوں معنی کا مجموعہ ہو یا اس میں سے ایک ہی رنگ پایا جائے، اور اَلْخِلَافَةُ مِنْ

بَعْدِي ثَلَاثُونَ سَنَةً (میرے بعد تیس سال خلافت ہوگی) والی حدیث میں صرف خلافت خاصہ کاملہ مراد ہے۔ سنی و شیعہ دونوں فریق اس بات پر متفق ہیں کہ بارہ امامان اہل بیت میں خلافت خاصہ اور مشابہت انبیاء والا معنی پایا جاتا ہے۔ اس لیے معنی خلافت کے پیش نظر ممکن ہے وہ اس حدیث کے مصداق ہوں لیکن ریاست عامہ کا فقدان اور اَلْخِلَافَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْنَا کے بجائے اَلْخِلَافَةُ مِنْ قُرْبَيْنَا کے الفاظ کا فرمانا اس احتمال کا مؤید نہیں (یعنی اگر حدیث میں بارہ امامین اصطلاحی طور پر مراد ہوتے تو ایک تو ریاست عامہ کا ذکر ہوتا۔ دوسرے الفاظ اَلْخِلَافَةُ مِنْ الْقُرْبَيْنَا کی تعیم نہ ہوتی بلکہ اَلْخِلَافَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْنَا کی تخصیص ہوتی۔ مترجم اسی طرح آیت استخلاف (وَعَدَ اللّٰهُ الْخ) بھی پہلے احتمال (یعنی خلفاء اربعہ و ما بعدہم) کی مؤید ہے گو محدود۔ چنانچہ حکمین اور حصول امن حضرت عثمان کے عہد تک ہی مسلم ہے۔ باقی رہی بارہ ناموں کی تعین تو خلفاء اربعہ کے بعد اس کی تصریح نہیں ملتی۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ قیامت سے قبل بارہ کا عدد پورا ہو جائے گا۔ (فتاویٰ مہریہ صفحہ ۱۳۶)

(۹)۔ زینب و رقیہ و ام کلثوم و فاطمہ و خور زین دختران آنحضرت ﷺ بود این پسران مردند پیش از اسلام در طفولیت و دختران وقت اسلام دریافتند و مسلمان شدند و این جماعت ہمہ از بطن خدیجہ بودند۔

یعنی حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ۔ سیدہ فاطمہ آنحضرت ﷺ کی ان بیٹیوں میں سب سے چھوٹی تھیں۔ بیٹے بچپن میں ہی اسلام سے پہلے وصال فرما گئے اور بیٹیوں نے اسلام کا زمانہ پایا اور مسلمان ہوئیں۔ اور یہ ساری جماعت حضرت خدیجہ کے بطن سے پیدا ہوئی۔ (تحقیق الحق فی کلمۃ الحق صفحہ ۷۱، ۷۲)

(۱۰)۔ اسامی اعمام و علمات آنحضرت ﷺ حارث و قثم و زبیر و حمزہ و عباس و ابوطالب و عبد الکعبہ و جمل و ضرار و غیداق و ابولہب و صفیہ و عاتکہ و اردی و ام حکیم و برہ و امیمہ ازین جماعت ایمان آوردند کہس حمزہ و عباس و صفیہ۔

یعنی آنحضرت ﷺ کے بچوں اور پھوپھیوں کے نام یہ ہیں: حارث و قثم و زبیر و حمزہ و عباس و ابوطالب و عبد الکعبہ و جمل و ضرار و غیداق و ابولہب و صفیہ و عاتکہ و اردی و ام حکیم و برہ و امیمہ۔ ان میں سے تین ایمان لائے حمزہ و عباس و صفیہ۔ (تحقیق الحق فی کلمۃ الحق صفحہ ۷۲)

تیسرا باب:

غلط فہمیوں کا ازالہ

پہلی غلط فہمی: قبر میں اور قیامت کے دن مسئلہ افضلیت کے بارے میں سوال نہیں ہوگا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اہم مسئلہ نہیں اور اس کا عقائد سے کوئی تعلق نہیں۔

(غایۃ التبہیل صفحہ ۴۳، ۴۵)

جواب: قبر میں تو صرف تین سوال ہوں گے، پھر کیا باقی ہر بات میں چھٹی؟ آپ بتائیے کیا آپ نے قیامت کے دن پوچھے جانے والے تمام سوالات کی مکمل اور حتمی فہرست حاصل کر لی ہے؟ نیز بتائیے کیا قیامت کے دن یہ سوال ہوگا کہ نبی کریم ﷺ تمام انبیاء سے افضل ہیں کہ نہیں؟ کیا یہ سوال ہوگا کہ تم نے نزول مسیح کو تسلیم کیا کہ نہیں؟ کیا یہ سوال ہوگا کہ تم نے امام مہدی کو مانا کہ نہیں؟ کیا یہ سوال ہوگا کہ تم نے عذاب قبر پر ایمان رکھا کہ نہیں؟ کیا یہ سوال ہوگا کہ تم نے سماع موتی کا عقیدہ رکھا کہ نہیں؟ کیا یہ سوال ہوگا کہ تم نے معراج جسمانی کو تسلیم کیا ہے کہ نہیں؟ کیا یہ سوال ہوگا کہ تم نے شب معراج روایت باری تعالیٰ کا عقیدہ رکھا ہے کہ نہیں؟ حالانکہ ان میں سے اکثر مسائل اجماعی اور متواتر ہیں جب کہ بعض جمہوری ہیں اور عقائد کی کتابوں میں درج ہیں۔

دوسری جہت سے دیکھیے ہمارے نزدیک افضلیت شیخین کا مسئلہ قطعی ہے اور اگر بالفرض ظنی بھی ہو تو اس پر کتب لکھنے کا ہمیں حق حاصل ہے اس لیے کہ افضلیت شیخین کا انکار اہل سنت سے خروج کو مستلزم ہے اور یہ مسئلہ عقائد کی ہر کتاب میں بلا تفریق موجود ہے اور دنیا بھر کے علماء اسے لکھتے چلے آئے ہیں بلکہ بے شمار مستقل کتب اس پر لکھی جا چکی ہیں۔ اول تو آپ نے جھوٹ بولا ہے کہ اس مسئلے کا عقائد سے کوئی تعلق نہیں۔ ثانیاً آپ بتائیے جب آپ کے نزدیک یہ مسئلہ کسی خاص اہمیت کا حامل نہیں تو آپ کو اس موضوع پر قلم اٹھانے کا کیا حق ہے؟

اگر یہ مسئلہ اہم نہیں تھا تو حدیث میں لَا لَا لَا یَأْتِیَ اللہَ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَابَکَ فرمانے کی کیا ضرورت تھی؟ اگر یہ مسئلہ اہم نہیں تھا تو تمام صحابہ کو متفق ہونے کی کیا ضرورت تھی؟ اگر یہ مسئلہ اہم نہیں تھا تو اس کے منکر کو اسی کوڑے مارنے کی مولا علی کو کیا ضرورت تھی؟ اگر یہ مسئلہ اہم نہیں تھا تو علماء کو کیا ضرورت تھی کہ اس کے منکر کو منافق، خبیث، رافضی، بدعتی، نُضِلَّہُ جَہَنَّمُ

(۱۱)۔ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہزادی سیدہ ام کلثوم حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں ام کلثوم رابنکاح آورد امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ۔ (تحقیق الحق صفحہ ۷۲)

(۱۲)۔ حضرت پیر مرعلی شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اپنی کتابوں میں حضرت امیر معاویہ کو جنہمی نہیں لکھا بلکہ ان کا ذکر خیر حضرت معاویہ، جناب معاویہ اور امیر معاویہ کے الفاظ سے کرتے ہیں۔ اور دیگر صحابہ و اہل بیت کے ناموں پر ۶ لکھتے ہیں بالکل اسی طرح حضرت معاویہ کے اسم گرامی کے ساتھ بھی ۶ لکھتے ہیں۔

کیا پوری امت ناصبی ہے؟

غایۃ التبہیل میں صفحہ ۲۱۷ تا ۲۳۸ پر ایک مکمل فصل ”الغطر فی اقوال غیر محورۃ“ کے نام سے موجود ہے۔ مصنف نے اس فصل میں صفحہ ۲۲۰ تا ۲۲۲ پر امام شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ کا عنوان قائم کر کے ان کے عقیدہ و افضلیت کی تردید کی ہے۔ صفحہ ۲۲۳ تا ۲۲۶ پر علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا عنوان قائم کر کے ان کے عقیدہ کی تردید کی ہے۔ صفحہ ۲۲۶ تا ۲۳۳ پر امام خلال کا عنوان قائم کر کے ان کے عقیدہ کی تردید کی ہے۔ صفحہ ۲۳۳ تا ۲۳۵ پر امام دارقطنی کا عنوان قائم کر کے ان کے عقیدہ کی تردید کی ہے۔ صفحہ ۲۳۵ تا ۲۳۷ پر ابن تیمیہ کا عنوان قائم کر کے ان کی تردید کی ہے۔ صفحہ ۲۳۷ تا ۲۴۶ پر علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کا عنوان قائم کر کے ان کے عقیدہ کی تردید کی ہے۔ صفحہ ۲۴۸ پر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے بارے میں لکھا ہے کہ میں نے ان کی دو کتابوں ازالۃ الخفاء اور قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین میں واضح ناصبیت دیکھی ہے۔ وَقَدْ رَأَيْتُ نَصْبًا صَرِيحًا۔ (غایۃ التبہیل صفحہ ۲۴۸)

واضح ہو گیا کہ تفضیلیوں کو اہل سنت کے حلیل القدر ائمہ اور مجددین سے اختلاف ہے، نہ صرف اختلاف ہے یہ ان کے نزدیک ناصبی ہیں۔ البتہ پاکستان کے تفضیلی قدرے محتاط ہیں لیکن کبھی کبھی کہہ دیتے ہیں کہ: ”بات اوپر تک جانی چاہیے۔“

حدیث شریف میں روافض کی یہ علامت مذکور ہے کہ علی کی محبت کا دعویٰ رکھنے والے لوگ جنہیں رافضی کہا جائے گا وہ اگلے بزرگوں پر طعن کریں گے یُحِبُّكَ أَقْوَامٌ يَرِفُضُونَ إِلَّا سَلَامًا... وَيَطْعَمُونَ عَلَى السَّلَفِ الْأَوَّلِ۔ (طبرانی اوسط: ۶۶۰۵، مجمع الزوائد: ۱۶۳۳۱)

روافض کی علامت یہ ہے کہ اہل سنت کو ناصبی کہتے ہیں۔ (غیۃ الطالبین صفحہ ۱۶۶)

ابو ثور از شافعی روایت می کند کہ یکے از صحابہ و تابعین در تفصیل ابو بکر و عمر و تقدیم
ایشان اختلافی نکرد و اختلافی اگر هست در عثمان علی است۔

(تکمیل الایمان صفحہ ۵۶)

امام شافعی رحمہ اللہ نے صاف صاف فرمادیا ہے کہ افضلیت شیخین پر اجماع ہے، لہذا اب امام
شافعی رحمہ اللہ کے بعض اشعار کو مروژ توڑ کر انہیں اپنی مرضی کا مفہوم پہنانا اور اپنے پاس سے ان کی
ایسی تشریح کرنا جسے امام شافعی خود ہی قبول نہ فرمائیں، امام شافعی پر ظلم ہے۔ امام شافعی کو اس
موضوع پر دلائل متعارض نظر نہیں آ رہے، بتائیے آپ کو کیوں متعارض نظر آ رہے ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تفصیلیوں کا یہی سوال نقل کرنے کے
بعد لکھتے ہیں: اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ تعارض اس وقت ہوتا ہے کہ ایک لفظ دو آدمی کے
حق میں صحیح طور پر ثابت ہوں الخ۔ (فتاویٰ عزیزی صفحہ ۳۷۷)

صاحب غایۃ التہمیل نے خود صدیق اکبر رحمہ اللہ کی افضلیت کو قول اول کے طور پر پیش کیا
ہے۔ اور اعتراف کیا ہے کہ:

هُوَ قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَشْهُورٌ وَمُنْتَشِرٌ فِي الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ
أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْخَوَارِجُ وَبَعْضُ الْمُخْتَلِفَةِ

یعنی سیدنا صدیق اکبر رحمہ اللہ کی افضلیت کا قول معروف اور مشہور ہے اور صحابہ و تابعین میں
پھیلا ہوا ہے اور اسی کو اہل سنت نے اختیار کر رکھا ہے اور خوارج اور بعض معتزلہ نے بھی۔

(غایۃ التہمیل صفحہ ۸۹)

تیسری غلط فہمی:۔ کسی شخص نے کہا کہ ابو بکر و عمر میں سے عمر افضل ہیں، دوسرے نے کہا ابو بکر افضل
ہیں، یہ بات حضرت عمر تک پہنچی تو انہوں نے اس آدمی کو سزا دی، اور فرمایا: ابو بکر افضل ہیں، جس
نے انکار کیا وہ مفتری کی حد کا حق دار ہے۔ (احمدی الفضائل ۱۸۹، ۳۹۶)

ابونعیم نے الامامہ ۵۷ میں بیان کیا ہے کہ کچھ لوگوں نے عمر بن خطاب سے کہا کہ ہم نے
آپ سے بڑھ کر انصاف میں افضل نہیں دیکھا، نہ ہی حق زیادہ کہنے والا، نہ ہی منافقوں پر سخت،
اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے افضل ہو۔ اس پر حضرت عوف بن مالک رحمہ اللہ نے
کہا: تم لوگ جھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عمر سے افضل شخص دیکھا

کا مصداق ٹھہراتے؟ بتائیے کیا قیامت کے دن رافضی، بدعتی اور منافق کو کچھ نہ کہا جائے گا؟ اور
نُصْلِبْہ جَہَنَّم کیا بتا رہی ہے؟ جو شخص جہنم میں گر دیا جائے اسے کچھ نہیں کہا گیا ہوتا؟

حدیث شریف میں ہے کہ عَلَیْکُمْ بِالشَّوَادِ الْأَعْظَمِ فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي
النَّارِ یعنی ہمیشہ بڑے گروہ کی پیروی کرو، جس نے بڑے گروہ کو چھوڑا اسے جہنم میں ڈالا جائے
گا۔ فرمائیے ایک قاعدہ فراہم ہو گیا کہ نہیں؟ ہر وہ عقیدہ جو اجماعی تو کجا محض سواد اعظم کا عقیدہ ہو
اس کو چھوڑنے پر جہنم کی وعید ہے۔ اب ہر مسئلے پر الگ الگ سوال ہونے کی تصریح ہو یا نہ ہو، بہر
حال ماننا پڑتا ہے کہ یقیناً سوال ہو گا جس کے جواب میں اسے جہنم ملے گی۔

تبرہ باز غالی رافضیوں کے پاس اپنے غلو کی بنیاد بھی مسئلہ افضلیت ہے۔ ترتیب اس طرح
ہے کہ جب مولانا علی افضل تھے تو پھر خلفاء ثلاثہ خلافت کے حقدار نہ ہوئے اور جب حقدار نہ تھے تو
غاصب ہوئے اور جب غاصب ہوئے تو عدول نہ ہوئے اور جب عدول نہ ہوئے تو ان کا دیا ہوا
قرآن، حدیث، ہدایت، سب غیر معتبر اور جو بے دینی پھیلائے اس پر تبرہ جائز ہے۔ یہ ساری
تفصیل علامہ پرہاروی رحمہ اللہ نے بیان کی ہے۔ (نہر اس صفحہ ۳۰۲)

اب خود سمجھ لیجیے کہ تفصیلی عقیدہ کے نتائج کیا ہیں اور ان سے متعلق قیامت کے دن پوچھا
جائے گا کہ نہیں؟

دوسری غلط فہمی:۔ افضلیت کے موضوع پر دلائل متعارض ہیں۔ (غایۃ التہمیل صفحہ ۳۶)

جواب:۔ شیخین کی افضلیت کسی شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ اختلاف اگر ہے تو ختمین شریفین کے
مابین فاضل پر ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا اخْتَلَفَ أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ فِي تَفْصِيلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
وَتَقْدِيمِهِمَا عَلَى بَاقِي الصَّحَابَةِ، وَإِنَّمَا اخْتَلَفَ مِنَ اخْتَلَفَ مِنْهُمْ
فِي عِلٍّ وَعُظْمَانٍ۔

یعنی صحابہ اور تابعین میں سے کسی ایک فرد نے بھی ابو بکر و عمر کی افضلیت اور ان کی تقدیم کا
انکار نہیں کیا۔ اگر اختلاف ہے تو صرف اور صرف حضرت علی اور عثمان کے بارے میں ہے اگر
اختلاف ہے تو علی اور عثمان کے درمیان ہے۔ (الاعتقاد للشیخ صفحہ ۳۶۹)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے یہی بات لفظ بلفظ فارسی میں لکھی ہے:

ہے، اتنے میں حضرت عمر آگئے اور پوچھا اے عوف! تم کس کی بات کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی، فرمایا: لوگو! عوف نے سچ کہا اور تم جھوٹ بول رہے ہو، اللہ کی قسم ابوبکر کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاک تھے۔ ان روایات کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حضرت عمر کو افضل کہنے والوں کا وجود صحابہ میں دکھاؤں۔ (غایۃ التہمیل صفحہ ۹۱، ۹۰)

جواب:- کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا؟ عجیب دھاندلی ہے کہ خود ہی ایک قول کو مردود تسلیم کر لینے کے باوجود نہایت سید زوری کے ساتھ اس پر اعتماد کیا جا رہا ہے۔ اگر ان روایتوں میں افضلیتِ عمر کے قائلین کا وجود نظر آ رہا ہے تو ان پر برستے ہوئے کوڑے نظر کیوں نہیں آ رہے اور جلیل القدر صحابہ کی قسمیں سنائی کیوں نہیں دے رہیں؟ اور کوڑوں کی سزا کھانے اور فاروقِ اعظم کی طرف سے قسم کھا کر تصحیح ہو جانے کے بعد ان لوگوں نے توبہ کر لی ہوگی کہ نہیں؟ اس واقعہ کے بعد بھی ان لوگوں کا اپنے سابقہ خیال پر قائم رہنا بعید ہے کہ نہیں؟ خدا کے بندو! تردید کو چھوڑ کر مردود کو لے لینا نہ صرف نا انصافی ہے بلکہ اعلیٰ درجے کی خیانت ہے۔ آپ جیسی حرکت قادیانی بھی کرتے ہیں۔ جہاں کہیں حیاتِ مسیح کے انکار کی تردید دیکھتے ہیں وہاں سے منکرین کا وجود ثابت کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ خصوصاً معتزلہ اور خوارج و روافض کے مخالفانہ اقوال کثرت سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

چوتھی غلط فہمی:- بخاری حدیث نمبر ۳۶۸۷: حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ جَيْنٍ قُبِضَ كَانَ أَحَدًا وَ
أَجُودَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

فتح الباری ۴/۳۹ پر ابن حجر نے اس حدیث میں تاویل کرنے لگ گیا ہے لیکن وہ تاویل اس حدیث کے ظاہر کے خلاف ہے۔ (غایۃ التہمیل صفحہ ۹۰)

جواب:- اس حدیث میں آجَد اور أَجُود کے الفاظ ہیں نہ کہ افضل و خیر۔ اجد کا معنی محنتی اور اجود کا معنی سخی۔ اس کا مطلق افضلیت سے کیا تعلق؟ مصنف پر یہ جملہ صادق آتا ہے کہ نہیں ”اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوچھی“۔ بخدا ہمیں افسوس ہے کہ اس قسم کی وضاحتوں پر قیمتی وقت ضائع کرنا پڑ رہا ہے۔ اس حدیث میں صرف محنتی اور سخی ہونے کی بات ہو رہی ہے، مگر علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس جزوی بات میں سے بھی صدیق اکبر کا استشہاد لکھا ہے:

هُوَ خَيْرٌ عَلَى وَقَبٍ مُخْصُوصٍ فَهُوَ مُدَّةٌ خَلَا فِتْنَةً لِيُخْرِجَ النَّبِيُّ ﷺ

وَأَبُو بَكْرٍ مِنْ ذَٰلِكَ. (فتح الباری: ۴/۳۹)

علامہ عینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فِي هَذِهِ الْحُصَالِ.

یعنی محنتی اور سخی ہونے کی صفات کی بات ہو رہی ہے۔ (عمدة القاری: ۲۴/۲۹۳)

پھر لکھتے ہیں:

حَاصِلُهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَحَدًا أَحَدًا مِنْهُ وَلَا أَجُودًا فِي مُدَّةٍ خَلَا فِتْنَةً. (ایضاً)

پانچویں غلط فہمی:- ترمذی شریف میں ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔ (غایۃ التہمیل صفحہ ۹۲، ۹۳)

جواب:- یہاں بھی آپ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تمام احادیث کو سامنے نہیں رکھا اور اس حدیث کا صحیح محل نہیں سمجھا۔ پوری صورت حال ملاحظہ کیجیے!

یہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر اس امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (ابوداؤد ۴۶۵۲، مستدرک حاکم ۴۵۰۰)

یہی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر کو جنت کے آٹھوں دروازوں سے آواز دی جائے گی۔ (بخاری: ۱۸۹۷، مسلم ۷۱: ۲۳)

یہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ہر کسی کے احسانوں کا بدلہ دے دیا ہے سوائے ابوبکر کے۔ اس کے مجھ پر ایسے احسان ہیں کہ ان کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دے گا۔ مجھے ابوبکر کے مال نے اتنا فائدہ دیا ہے کہ کسی دوسرے کے مال نے اتنا فائدہ نہیں دیا۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل یعنی تنہائی کا دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ خبردار تمہارا صاحب اللہ کا خلیل ہے۔ (ترمذی: ۳۶۶۱، ابن ماجہ: ۹۴)

اب آپ کی پیش کردہ حدیث کا صحیح محل اور مطلب بھی سمجھ لیجیے۔ یہی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ مسکین کو کھلانے پلانے کے معاملے میں تمام لوگوں سے افضل تھے كَانَ أَخْيَرَ النَّاسِ لِلْمَسْكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا وَ يُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ الخ. (بخاری: ۳۷۰۸)

آپ کی پیش کردہ ترمذی کی حدیث کی وضاحت بخاری کی اس حدیث نے کر دی کہ اس

شیبانی میں ہے کہ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ آگے بخاری والی پوری حدیث ہے کہ كَانَ أَبُو بَكْرٍ
أَعْلَمَنَا... إِنَّ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ عَلَى... وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا... وَلَا يَبْقِيَنَّ
خَوْفَهُ... موطا امام مالک روایت محمد بن حسن شیبانی جسے موطا امام محمد بھی کہتے ہیں۔ (صفحہ ۳۹۵)
اپنے انہی دلائل کی روشنی میں امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس امت میں سب سے
افضل ابو بکر ہیں پھر عمر اور اس میں شک ہی کیا ہے۔ أَوْ فِي ذَٰلِكَ شَكٌّ۔

(صواعق محرقة صفحہ ۵۷، مرام الکلام صفحہ ۴۶، فتح المغیث ۱۲۹/۳ وغیرہ)

ہاں البتہ امام مالک ختین کے درمیان سکوت کے قائل رہے اور اتنی سی بات سے بھی تو بہ کر
لی۔ (صواعق محرقة صفحہ ۵۷، تدریب الراوی ۱۹۷/۲، الاستیعاب صفحہ ۵۳۸ وغیرہ)

اس کے علاوہ افضلیت شیخین پر ائمہ اربعہ کا اجماع ہے۔ (صواعق محرقة صفحہ ۵۷)

فرمائیے امام مالک ائمہ اربعہ میں شامل ہیں کہ نہیں؟

اب آپ نے امام مالک کا جو قول پیش کیا ہے اس کا صحیح مفہوم سمجھنا آسان ہو گیا کہ اس سے
مراد جگر گوشہ رسول ہونے کی جزوی فضیلت ہے جیسا کہ امام مالک کے اپنے الفاظ بِضْعَةِ قَوْنِ
النَّبِيِّ ﷺ سے یہی ظاہر ہو رہا ہے۔

ایک مرتبہ امام مالک رحمہ اللہ سے ایک علوی نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل
کون ہے؟ فرمایا: ابو بکر۔ علوی نے کہا: پھر کون ہے؟ فرمایا: عمر۔ علوی نے کہا: پھر کون ہے؟
فرمایا: ظلماً قتل ہونے والا خلیفہ عثمان۔ علوی نے کہا: وَاللَّهِ لَا أَجَالِسُكَ أَبَدًا یعنی اللہ کی قسم میں
آپ کے پاس کبھی نہیں بیٹھوں گا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: فَأَلْحِيزَارُ لَكَ یعنی تمہاری مرضی
ہے۔ (اعتقاد الائمة الاربعہ صفحہ ۱۲)

غور فرمائیے کہ امام مالک نے مکرمین افضلیت شیخین سے قطع تعلق کیا ہے خواہ وہ علوی
ہوں۔

ساتویں غلط فہمی: علامہ ابن عبد البر الاستدکار میں حدیث نقل کرتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ
عنہ فرمایا: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَفْضَلَ أَهْلِ الْهَدْيَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ۔

(غایۃ البیہل صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶)

جواب: ابن عمر فرما رہے ہیں کہ كُنَّا نَتَحَدَّثُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُجَّتِ یعنی ہم ابو بکر و عمرو

افضلیت سے مراد مسکین پروری میں جزوی افضلیت ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے بخاری
کی اسی حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ: اخیری سے مراد افضل ہے اور ترمذی کی حدیث کا اطلاق،
بخاری کی حدیث کے ساتھ مقید ہے۔ (فتح الباری ۷/۷۶)

اسی سخاوت کی وجہ سے حضور ﷺ نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو ابو المساکین کا لقب دیا
تھا۔ (ترمذی: ۳۷۶۶، فتح الباری ۷/۷۶)

چھٹی غلط فہمی: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے افضل
کوئی نہیں دیکھا، سوائے ان کے والد (ﷺ) کے۔ (طبرانی اوسط)

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے جسم کے ٹکڑے یعنی سیدہ زہرا پر کسی کو
افضلیت نہیں دیتا۔ (غایۃ البیہل صفحہ ۱۰۰ تا ۹۵)

جواب: ام المومنین رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ میرے گھر میں تین چاند
اترے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی تعبیر یہ فرمائی کہ تمہارے گھر میں تین افراد دن ہوں گے جو
روئے زمین کے تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ جب حضور ﷺ کا وصال شریف ہوا تو سیدنا صدیق
اکبر نے فرمایا یہ تیرے تین چاندوں میں سے ایک ہے اور یہ ان سب سے افضل ہے۔

(مستدرک حاکم: ۴۳۵۶، ۴۳۵۷، موطا امام مالک: ۱۶۲)

حاکم نے حدیث نمبر ۴۳۵۵ کو صحیح قرار دیا اور ذہبی نے اس کی تصدیق کر دی۔ اس کے
علاوہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے یہ حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔

کسی قوم کو زیب نہیں دیتا کہ ابو بکر کی موجودگی میں کوئی دوسرا نماز پڑھائے۔

(ترمذی: ۳۶۷۳)

اللہ اور اس کے فرشتے ابو بکر کے سوا ہر کسی کا انکار کر رہے ہیں۔ (مسلم: ۶۱۸۱)

جو حدیث آپ نے پیش کی ہے اس سے مراد شہزادی پاک کی جزوی فضیلت ہے یا پھر
خواتین میں افضلیت مراد ہے۔ محقق وہ نہیں ہوتا جو احادیث میں تعارض ثابت کرتا پھرے۔ تحقیق
یہ ہے کہ تطبیق پیدا کر دی جائے۔

آپ نے امام مالک کے تمام بیانات کو بھی سامنے نہیں رکھا۔ امام مالک رحمہ اللہ اپنی موطا
صفحہ ۱۶ پر وہی تین چاندوں والی حدیث لکھ رہے ہیں۔ آپ ہی کی موطا بروایت محمد بن حسن

عثمان کو اس وقت افضل کہتے تھے جب رسول اللہ ﷺ موجود تھے۔ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی)
دوسری طرف ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّىٰ كَلِمَاتِهِمْ
ہیں۔ بلکہ انہوں نے یہ بات اس وقت فرمائی ہے جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تھی۔
صحیح حوالہ ملاحظہ فرمائیے:

ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اسی ابن مسعود رضی اللہ عنہ والی حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَفْضَلَ أَهْلِ الْبَيْتِ عَلَىٰ بَنِي
أَبِي كَلَابٍ رَجَالُهُ مُؤْتَفُونَ وَهُوَ مُتَمُؤِّلٌ عَلَىٰ أَنَّ ذَالِكَ قَالَهُ ابْنُ
مَسْعُودٍ بَعْدَ قَتْلِ عُمَرَ وَ قَدْ حَمَلَ أَحْمَدُ حَدِيثَ بَنِي عُمَرَ عَلَىٰ مَا
يَتَعَلَّقُ بِالْكَزْبِ فِي التَّفْصِيلِ وَ احْتَجَّ فِي التَّرْجِيحِ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي
سَهْلٍ سَفِينَةَ۔

یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کہا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے
افضل علی بن ابی طالب ہیں، یہ حدیث اس پر محمول ہے کہ ابن مسعود نے یہ بات عمر فاروق کی
شہادت کے بعد فرمائی ہے۔ اور امام احمد بن حنبل نے حدیث ابن عمر کو فضیلت میں ترتیب پر محمول
کیا ہے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے چوتھے نمبر پر حدیث سفینہ سے استدلال کیا ہے۔ (فتح الباری
۵۸/۷)

علامہ محب طبری رحمہ اللہ نے بھی یہی لکھا ہے مگر غایۃ التہمیل کے مصنف علامہ ابن حجر اور محب
طبری کی تردید کی جسارت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابن حجر اور محب طبری کی یہ تطبیق ظاہر کے
خلاف ہے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ اگلے بزرگوں کو چیلنج کرنا آسان نہیں اور علماء تطبیق اور تعارض
میں فرق کرنا اچھی طرح جانتے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے ساتھ علامہ ابن حجر اور محب طبری جیسی
شخصیات ہیں۔

آٹھویں غلط فہمی :- علامہ ابن عبد البر نے لکھا ہے کہ: حضرت سلمان، ابوذر، مقداد، خیاب،
جابر، ابوسعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ حضرت علی اپنے علاوہ سب سے افضل ہیں
اور آپ سب سے پہلے ایمان لائے۔ (الاستیعاب)

اگر افضلیت شیخین کا منکر اہل سنت سے خارج ہے تو پھر یہ تمام صحابہ اہل سنت سے خارج ہو
جائیں گے معاذ اللہ۔ (غایۃ التہمیل صفحہ ۱۳۵)

جواب :- ابن عبد البر کی اس روایت کا تمام علماء نے انکار کر دیا ہے اور اس کے لیے عجیب و
غریب الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے!
فَهُوَ شَيْءٌ غَرِيبٌ۔

یہ روایت عجیب شے ہے، اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ (صواعق محرقة صفحہ ۵۸)
مقبول و معتبر نیست الخ

یہ روایت مقبول اور معتبر نہیں۔ جمہور ائمہ نے اس بارے میں اجماع نقل کیا ہے اور یہ
روایت اجماع کے خلاف ہے۔ (تکمیل الایمان صفحہ ۵۷ مصنف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

یہ ابن عبد البر کا تنہا کارنامہ ہے۔ (مرام الکلام صفحہ ۳۶ علامہ پرہاروی)

ابن عبد البر کی یہ حکایت غریبہ روایت معلول اور درایت غیر مقبول اور اس کی تسلیم میں حفظ
حرمت صحابہ سے عدول اور بر تقدیر ثبوت ظن غالب ملحق بسر حدیقین کہ ان صحابہ کا کلام فضل
جزئی پر محمول۔ (مطلع القرین علی حضرت بریلوی صفحہ ۸۰)
وَهُمْ فِي ذَلِكَ أَبُو عُمَرَ غَلَطًا ظَاهِرًا۔

یعنی ابن عبد البر نے یہ روایت لکھ کر سخت غلطی کی ہے۔ (الریاض النضرہ ۱۸۰/۲)

ابن عبد البر کی کتاب الاستیعاب کو بھی علماء نے صحابہ کے معاملات میں غیر معتبر قرار دیا ہے۔

لَوْلَا مَا شَأْنُهُ بِذِكْرِ مَا تَجَرَّ بَيْنَ الصَّحَابَةِ الخ۔ (تقریب النواوی ۱۸۳/۲)

وَالْغَالِبُ عَلَيْهِمُ الْإِكْفَارُ وَالتَّخْلِيْطُ قِيَايَ وَنَهْ (تدریب الراوی ۱۸۵/۲)

اسی کتاب میں ابن عبد البر کی ایک اور غلطی ملا علی قاری رحمہ اللہ نے پکڑی ہے۔ ابن عبد البر

لکھتے ہیں کہ سیدنا ابوطہیل مولا علی کو شیخین سے افضل مانتے تھے۔ (الاستیعاب)

لیکن ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اس کی تردید کر دی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ مولا علی کو صرف سیدنا

عثمان غنی سے افضل سمجھتے تھے۔ (شرح فقہا کبر صفحہ ۶۳)

ابن عبد البر کو علماء نے متشیع بھی لکھا ہے۔ (آل رسول اللہ الیاءہ صفحہ ۱۲۵)

یہ بھی واضح رہے کہ جن صحابہ کے نام ابن عبد البر نے لکھے ہیں ان میں سے سیدنا جابر اور اس

جاتے ہیں اور حشر برپا کر دیتے ہیں۔ دوسرے صحابہ کو افضل کہنے والوں پر کیوں نہیں برستے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سنیوں کے دل میں بغض علی ہے۔

جواب:- علماء نے یہاں تک تصریح فرمائی ہے کہ فضیلت شیخین کے منکر فرقوں میں سے جس نے حضرت عمر بن خطاب کو افضل کہا وہ سنی نہیں بلکہ اس فرقے کا نام خطابیہ ہے، جس فرقے نے سیدنا علی کریم رضی اللہ عنہ کو افضل کہا وہ شیعہ ہے، جس فرقے نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کو افضل کہا اس کا نام راوندیہ ہے۔ (تدریب الراوی ۱۹۶/۲، فتح المغیث ۱۲۹/۳)

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

أَفْضَلُ بَيْتِهِ وَهُمْ طَائِفَةٌ مِنَ الرَّافِضِيَّةِ.

یعنی عمر بن خطاب کو افضل ماننے والے خطابی لوگ رافضیوں کا ایک ٹولہ ہیں۔

(شرح النووی علی مسلم ۱/۳۴۰ زیر حدیث ۲۳۴۹)

حتیٰ کہ امام سخاوی لکھتے ہیں کہ میرے شیخ نے فرمایا کہ جس نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو سب سے افضل کہا وہ اہل سنت میں سے نہیں ہے بلکہ وہ تو اہل ایمان میں سے نہیں ہے۔

(فتح المغیث ۱۲۹/۳)

تدریب الراوی، شرح نووی اور فتح المغیث کی عبارتوں سے یہ تصور غلط ثابت ہو گیا کہ اہل سنت صرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا ذکر کرتے ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ یہاں تو خطابیہ کو رافضی اور فضیلت عباس کے قائلین کو ایمان سے خارج کہہ دیا گیا ہے۔ امام نووی کی زبانی دوسرے مقام پر مکمل تفصیل سن لیجیے:

قَالَ الْحَظَابِيُّ أَفْضَلُهُمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ، وَقَالَ الرَّائِدِيُّ

أَفْضَلُهُمُ الْعَبَّاسُ وَقَالَتِ الشَّيْبَعَةُ عَلِيٌّ، وَاتَّفَقَ أَهْلُ السُّنَّةِ عَلَى

أَنَّ أَفْضَلَهُمُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ قَالَ بَعْضُهُمْ هُمْ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ الخ

یعنی خطابی فرقہ کہتا ہے کہ عمر بن خطاب افضل ہیں، راوندی فرقہ کہتا ہے کہ عباس افضل ہیں، شیعہ فرقہ کہتا ہے کہ علی افضل ہیں، جبکہ اہل سنت کا اتفاق ہے کہ ابوبکر افضل ہیں اور ان کے بعد عمر، اور جمہور کہتے ہیں کہ ان کے بعد عثمان اور ان کے بعد علی۔ (شرح نووی علی مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۷)

ثانیاً سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے صحابی کو افضل ماننے والا کوئی فرقہ اس

حدیث کے بھی راوی ہیں کہ ابوبکر و عمر جنہی بوزھوں کے سردار ہیں اور اس حدیث کے بھی راوی ہیں کہ ابوبکر سے افضل شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا۔ (طبرانی)

اور ان میں سے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں کہ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَأَتَّخِذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا. (بخاری)

اور انہوں نے یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ ابوبکر اور عمر جنہی بوزھوں کے سردار ہیں۔

(ابن ماجہ)

یہ بھی روایت کی ہے کہ زمین میں میرے وزیر ابوبکر اور عمر ہیں۔ (ترمذی)

اسی کتاب الاستیعاب میں بھی یہی روایت موجود ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے مجھے ابوبکر اور عمر سے افضل کہا میں اسے اسی کوڑے ماروں گا۔ (الاستیعاب صفحہ ۴۳۴)

اب آپ ہی فرمائیے کہ چودہ سو سال کے ان گنت علماء جو فضیلت شیخین کے منکرین کو رافضی خبیث منافق جنہی وغیرہ کہہ رہے ہیں، کیا ان سب علماء نے یہ الفاظ صحابہ کو بولے ہیں؟ اگر انہوں نے یہ سب کچھ صحابہ کو کہا ہے تو ان علماء کے ایمان کا کیا بنے گا؟ ایسی صورت حال میں یہ تسلیم کیے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ فضیلت شیخین کے خلاف تمام اقوال موضوع ہیں یا ما قول ہیں۔

نویس غلط فہمی:- ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ تمام صحابہ سے افضل اور رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ پیارے تھے۔ (الاصابہ جلد ۱ صفحہ ۶۲۳)

جواب:- یہ قول ابن حجر عسقلانی کا نہیں بلکہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہے، اور آپ نے یہ اس وقت فرمایا تھا جب شیخین کی وفات ہو چکی تھی اور آپ کا اپنا دور خلافت بھی اختتام پر تھا۔ پوری بات اس طرح ہے کہ: کسی نے کہا کہ زبیر بن عوام کو اپنا خلیفہ بنا دیجیے تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ: یہ ان لوگوں میں سب سے افضل ہے۔ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ لَمَّا قِيلَ لَهُ اسْتَخْلِفِ الزُّبَيْرُ: أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهُمْ وَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔ (الاصابہ جلد ۱ صفحہ ۶۲۳)

یہ حدیث بخاری شریف میں سند کے ساتھ موجود ہے۔ (بخاری حدیث نمبر ۷۱۸۳، ۷۱۸۴)

دوسری غلط فہمی:- مختلف لوگوں نے مختلف صحابہ کو افضل مانا ہے۔ کوئی حضرت عمر فاروق کو سب سے افضل کہتا ہے، کوئی سیدنا علی المرتضیٰ کو افضل کہتا ہے اور کوئی سیدنا عباس بن عبدالمطلب کو افضل کہتا ہے۔ اہل سنت کو کیا ہو گیا ہے کہ صرف سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا نام آتے ہی سب پا ہو

وقت موجود نہیں جس کا تعاقب نسبتاً زیادہ ضروری ہو۔ ثانیاً سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو افضل ماننے کا عقیدہ رافضیت کا مضبوط بنیادی ادارہ ہے لہذا اس کا ٹولہ لینا نسبتاً زیادہ ضروری ہے۔ رابعاً اگر اب بھی سمجھ نہ آئے تو سیدنا علی کریم رضی اللہ عنہ سے پوچھ لیجیے کہ انہوں نے دوسرے صحابہ کو افضل کہنے والے پر حد کیوں نہ لگائی اور خود کو افضل کہنے والوں کو اسی (۸۰) کوڑے مارنے کا اعلان کیوں فرمایا۔ مَنْ فَضَّلَنِي كِيَوْمَ فَضَّلَ رَجُلًا كِيَوْمَ نَزَّلَ الْوَيْلُ؟ اس کا جواب ان شاء اللہ قیامت تک نہیں دے سکو گے۔

گیارہویں غلط فہمی:۔ امام زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ (غایۃ التہلیل صفحہ ۲۰۳)

جواب: (۱)۔ خود سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے افضلیت شیخین کے منکر کو اسی کوڑے مارنے کا اعلان فرمایا۔ اب فرمائیے سیدنا علی کریم رضی اللہ عنہ جس بات پر اسی (۸۰) کوڑے ماریں، امام زید اسی بات کا ارتکاب کریں تو بتائیے ہم کس کی بات مانیں؟

اس کے بعد سیدنا امام زین العابدین کا فرمان عالی شان پڑھیے:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ زَيْنِ الْعَابِدِينَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ:
مَا كَانَ مَنَازِلُهُ أَبْنَى بَكْرٍ وَ عُمَرُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنَازِلُهُمَا
السَّاعَةِ وَ هُمَا حَبِيبَاكَ.

حضرت ابو حازم تابعی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی علی بن حسین زین العابدین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا ابو بکر اور عمر نبی کریم ﷺ سے کتنا قریب تھے؟ آپ نے فرمایا: جتنا آج قریب ہیں، اور آپ کے پاس لینے ہوئے ہیں۔

(مسند احمد: ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳

اسی طرح قتل کر دیا جائے گا جس طرح آپ کے والد کو قتل کر دیا گیا تھا، اور اسی طرح لٹکا دیا جائے گا جس طرح ان کے والد کو لٹکا دیا گیا تھا، بالکل اسی طرح ہوا جس طرح امام جعفر صادق نے فرمایا تھا۔ (المسل والعل ۱/۱۵۶)

(۳)۔ غایۃ التَّحْمِیل کے مصنف نے خود لکھا ہے کہ زیدی اور امامی مشہور شیعہ مذاہب ہیں اَمَّا الشَّيْعَةُ بِمَذَاهِبِهِمُ الْمَشْهُورَةِ كَالزَّيْدِيَّةِ وَالْإِسْمَاعِيلِيَّةِ (غایۃ التَّحْمِیل صفحہ ۸۹)

بارہویں غلط فہمی:۔ افضلیتِ شیخین کا عقیدہ انگوٹھے چومنے اور جلوس میلاد وغیرہ کی طرح فروعی مسئلہ ہے جہاں تک اجماع کا تعلق ہے تو حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی مسئلہ پر پوری امت کا اجماع ممکن ہی نہیں۔ اس لیے کہ اگلے وقتوں میں میڈیا اور رابطے کا فقدان تھا۔ کتابوں میں جسے اجماع کہہ دیا گیا وہ ایک ہی گاؤں یا شہر کا بلدی اجماع ہوتا تھا۔ جمہور کے نیلے اور اجماع میں بھی کوئی فرق نہیں۔ اجماع جمہور کا ہی ہوا کرتا ہے۔

جواب:۔ افضلیتِ شیخین کے عقیدہ کو انگوٹھے چومنے اور جلوس میلاد کی طرح فروعی قرار دینا کتنی بڑی جہالت بلکہ دین کے ساتھ بڑا مذاق ہے، اس بات کو طالب علم بھی اچھی طرح سمجھ رہے ہیں۔ معترض نے اپنی علمی لیاقت کا جنازہ خود ہی سر عام نکال دیا ہے۔ آپ قرآن و سنت، قطعی اجماع اور چودہ سو سالہ تاریخ پڑھ چکے ہیں۔

پھر آپ نے کہا کہ پوری امت کا اجماع ممکن ہی نہیں۔ فرمائیے تمام صحابہ کا اجماع ہم نے دکھایا ہے کہ نہیں؟ اس کے بعد امام ابوحنیفہ کوفہ کے تھے، امام مالک مدینہ میں تھے، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل بغداد میں تھے، امام بخاری بخارا میں تھے، امام مسلم اصفہان میں تھے، امام ترمذی ترمذ میں تھے امام ابو داؤد سجستان میں تھے، شیخ اکبر اندلس میں تھے، امام قرطبی قرطبہ میں تھے، شیخ محقق دہلی میں تھے، ملا علی قاری ہرات اور مکہ میں رہے، حضرت مجدد دہرہ ہند میں تھے، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھہ میں تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔ کیا یہ سب ممالک اور بلاد ایک ہی گاؤں میں ہیں؟ عوام کو سمجھ آئے یا نہ آئے کم از کم انسان کے اندر سے بھی کوئی آواز اٹھنی چاہیے۔

پھر آپ لکھ رہے ہیں کہ اجماع جمہور کا ہی ہوتا ہے۔ حالانکہ علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ افضلیتِ شیخین پر اجماع ہے مگر خشتین کے درمیان حضرت عثمان غنی کی افضلیت اجماعی نہیں بلکہ جمہور کا عقیدہ ہے۔ کیا سمجھے؟ اجماع اور قول جمہور میں بڑا واضح فرق ہے کہ نہیں؟ ویسے آپ کی یہ بات آپ کے اپنے عقیدے کے بھی خلاف ہے۔ بتائیے اگر پوری امت کی تحقیق ایک جا کرنا ممکن نہیں تھا تو جمہور کی رائے ایک جا کرنا کیسے ممکن تھا؟

علماء نے لکھا ہے کہ خوارج اور روافض دونوں اجماع کی حجت کو تسلیم نہیں کرتے۔

(فوائح الرحوت جلد ۲ صفحہ ۲۱۳)

آپ نے صرف اجماع کا انکار نہیں کیا بلکہ دنیا بھر میں اجماع کے وجود کی ہی نفی کر دی ہے۔ ہم عوام کو کیسے سمجھا سکیں؟ لیکن بخدا اہل علم پر واضح ہو چکا ہے کہ آپ چودہ سو سالہ دین کے خلاف ایک نہایت خطرناک لوگ ہیں۔

مرزا قادیانی کا عقیدہ بالکل اسی جیسا تھا، چنانچہ وہ لکھتا ہے: خود اجماع کے معنوں میں ہی اختلاف ہے۔ بعض صحابہ تک ہی محدود رکھتے ہیں۔ بعض قرونِ ثلاثہ تک بعض ائمہ اربعہ تک مگر صحابہ اور ائمہ کا حال تو معلوم ہو چکا اور اجماع کے توڑنے کے لیے ایک فرد کا باہر رہنا بھی کافی ہوتا ہے..... پھر یہ لوگ کہیں کہ ان کی حیات پر اجماع ہے۔ شرم، شرم، شرم..... جو شخص اجماع کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سچی اور کامل دستاویز قرآن اور حدیث ہی ہے باقی ہمہ چیغ۔ (روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۹۵ مصنفہ مرزا قادیانی)

اگر آپ کا یہی طرز استدلال ہے تو پھر مرزا قادیانی آپ کا پیشوا ٹھہرا۔ بلکہ گستاخ رسول کی شرعی سزا اور اس پر اجماع ہمارے ہی اصول سے ثابت ہو سکتے ہیں، آپ کا طریقہ واردات افضلیتِ شیخین کا انکار کرتے کرتے گستاخ رسول کو بھی پاس کر دے گا اور اس موضوع پر اجماع کو بلدی اجماع کہہ کر بے نقاب ہو جاؤ گے۔ یا پھر تم کہہ دو گے کہ اجماع جمہور کا ہی ہوتا ہے اور گستاخی کرنے والا اگرچہ جمہور کے خلاف ہے مگر اس سے کفر تو کجا اہل سنت سے خروج بھی لازم

نہیں آتا معاذ اللہ۔

تیرہویں غلط فہمی :- جب آپ کے نزدیک افضلیت شیخین کا عقیدہ قطعی ہے تو پھر تفضیلیہ کو کافر کیوں نہیں کہتے؟

جواب :- بلاشبہ یہ عقیدہ قطعی ہے لیکن اکادکا افراد مثلاً قاضی باقلانی نے اسے ظنی بھی لکھا ہے۔ جب معمولی سا خدشہ پیدا ہو گیا تو کفر میں شک کا فائدہ دیتے ہوئے تفضیلیہ کو کافر نہیں کہا جاتا۔ البتہ انہیں رافضی، خبیث، منافق، بدعتی، یزید بد بخت کے ساتھی وغیرہ سب کچھ کہا گیا ہے۔ غور کیجیے تفضیلی کس قدر خطرناک صورت حال سے دوچار ہیں۔ انہیں کافر کہنے میں محض احتیاط برقی گئی ہے اور انہیں بمشکل دائرہ اسلام میں رہنے دیا گیا۔ لیکن ان کے اہل سنت سے خارج ہونے میں کوئی شک نہیں۔ یہ اسی طرح ہے جیسے خوارج، معتزلہ اور جریہ قدر یہ وغیرہ کو کافر نہیں کہا گیا۔ مگر ان کے اہل سنت سے خارج ہونے میں کوئی شک نہیں۔ خوارج اور معتزلہ بھی تفضیلیہ کی طرح خود کو اہل سنت ہی کہتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شیخین کی افضلیت یقینی ہے اور حضرت عثمان کی افضلیت اس سے کم تر ہے۔ لیکن احوط یہی ہے کہ حضرت عثمان کی افضلیت کے منکر بلکہ شیخین کی افضلیت کے منکر کو بھی کفر کا حکم نہ کریں بلکہ بدعتی اور گمراہ جانیں۔ کیونکہ اس کی تکفیر میں علماء کا اختلاف ہے اور اجماع کے قطعی ہونے میں قیل وقال ہے۔ شیخین کی افضلیت کا منکر یزید بد بخت کا ساتھی اور بھائی ہے کہ اسی احتیاط کے باعث علماء نے اس کے لعن میں توقف کیا ہے۔ جو ایذا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خلفاء راشدین کی جہت سے پہنچی ہے وہ بالکل اسی ایذا کی طرح ہے جو امام حسن اور حسین کی جہت سے پہنچی ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

(کتوبات امام ربانی جلد ۱ صفحہ ۵۵۶ مکتوب نمبر ۲۶۶)

تفضیلی کہہ رہے ہیں کہ افضلیت شیخین جمہور کا عقیدہ ہے مگر اس پر اجماع نہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ اس پر اجماع تو ہے مگر وہ اجماع قطعی نہیں۔ غایۃ التہمیل کے مصنف خود لکھتے ہیں کہ :

افضلیت صدیق اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کا قول معروف اور مشہور ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں پھیلا ہوا ہے اور اسی کو اہل سنت نے اختیار کر رکھا ہے۔

هُوَ قَوْلُ مَعْرُوفٍ وَمَشْهُورٌ وَمُنْتَشِرٌ فِي الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم وَإِلَيْهِ ذَهَبَ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْخَوَارِجُ وَبَعْضُ الْمُعْتَزِلَةِ. (غایۃ التہمیل صفحہ ۸۹)

تفضیلیوں کے ان سارے بیانات پر غور فرمائیے! الْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ۔ گویا تفضیلی حضرات نے اہل سنت کی حقانیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ صرف اتنی سی بات پر اکڑے بیٹھے ہیں کہ ان کے نزدیک افضلیت شیخین کا انکار کرنے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ ان کی یہ بات محض اہل سنت میں اپنی جگہ بنانے کا ایک حربہ ہے۔ قادیانی بالکل انہی کی طرح اسلام میں اپنی جگہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

پاکستان میں تفضیلی رافضیوں نے ایک عجیب گل کھلا رکھا ہے، فتوے دے رہے ہیں کہ معروف شیعہ فرقہ حنفی مالکی کی طرح پانچویں فقہ ہے، جامعۃ الازہر کا یہی فتویٰ ہے اور انہیں کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ پچھلے دنوں تفضیلیوں کا یہی فتویٰ لاہور سے ہمارے گاؤں پہنچا۔ اس فتویٰ پر 1-7-04 کی تاریخ لکھی ہے، مگر یہ اب بھی تقسیم کیا جا رہا ہے اور تفضیلیوں کا یہی فتویٰ شیعوں کے ماہ نامہ پیام زینب مئی 2010ء کے صفحہ 41 پر شیعوں نے نہایت فخر کے ساتھ اس عنوان سے چھاپا ہے: ”استاد العلماء مفتی محمد خان قادری کے دو فتاویٰ“

تفضیلیوں کے اس فتوے کے مطابق معروف روافض نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ حنفی مالکی شافعی کی طرح ہیں (گویا اہل سنت ہیں)۔ جب تفضیلیوں کا معروف روافض کے بارے میں یہ عقیدہ ہو، وہ اگر خود کو اہل سنت کہیں تو کون سی بڑی بات ہے۔

رافضیوں نے جامعۃ الازہر پر بہتان باندھا ہے اور الازہر کی طرف سے اس کی سخت تردید اس عنوان سے چھپ چکی ہے: ”الْأَزْهَرُ وَالشَّيْعَةُ شِقَاقٌ لَا وِفَاقٌ“، یعنی جامعۃ الازہر اور شیعہ میں دشمنی ہے کوئی دوستی نہیں۔ جامعۃ الازہر کا یہ رسالہ ہم نے چند ماہ قبل سرگودھا سے شائع کر

دیا ہے۔

غایۃ التَّجْمِیل میں چند اہم باتیں

1۔ لکھتے ہیں کہ: سیدنا ابو بکر صدیق ؓ نے حضرت بلال اور حضرت عامر سمیت سات غلاموں کو آزاد کیا تو آپ کی شان میں اللہ تعالیٰ نے وَ سَيُجْزِيهَا الْاُتْقَى آیت نازل فرمائی فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي فَضْلِهِ وَ سَيُجْزِيهَا الْاُتْقَى۔ (غایۃ التَّجْمِیل صفحہ ۲۷۰)

2۔ سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کا فرمان لکھا ہے کہ:

أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَ بَعْدَ ابْنِ بَكْرٍ عُمَرُ وَ هَذَا إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَلَهُ طُرُقٌ كَثِيرَةٌ۔

یعنی اس امت میں اس کے نبی کے بعد سب سے افضل ابو بکر ہیں اور ابو بکر کے بعد عمر ہیں۔ اس کی سند صحیح ہے اور اس کی کثرت سے سندیں موجود ہیں۔ (غایۃ التَّجْمِیل صفحہ ۲۵۸)

3۔ حدیث مفتی والی حدیث نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس کی سند ثابت ہے۔

بِإِسْنَادٍ قَابِلٍ۔ (غایۃ التَّجْمِیل صفحہ ۲۵۹)

4۔ لکھتے ہیں کہ: اگر سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کو افضل کہا جائے تو یہ بات چونکہ شیخین سے عداوت اور افتراء کا ذریعہ بنتی ہے اور اس سے مفاضلہ اور مقابلہ کا دروازہ کھلتا ہے اور یہ ایسی برائی ہے جس سے روکنا واجب ہے اور جس چیز پر واجب موقوف ہو وہ بھی واجب ہوتی ہے لہذا سیدنا علی المرتضیٰ ؓ نے اعلان فرمایا کہ جس نے مجھے ابو بکر و عمر سے افضل کہا میں اسے مفتی کی حد ماروں گا۔

هَذَا مِنْ بَابِ التَّنْبِيهِ بِالْأَذْنَى عَلَى الْأَعْلَى وَ التَّهْدِيدِ وَ التَّوَعُّدِ سَدًّا لِلذَّوْبَةِ، وَمِنْ بَابِ مَا لَا يُيْتَمُّ الْوَاجِبُ إِلَّا بِهِ فَهُوَ وَاجِبٌ۔

(غایۃ التَّجْمِیل صفحہ ۲۶۰)

غایۃ التَّجْمِیل کی یہ عبارت تفضیلیہ کے لیے سخت مہلک ہے۔ یہی بات علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے ذرا مختلف انداز میں اس طرح بیان فرمائی ہے، لکھتے ہیں:

افضلیت کے مسئلہ پر شیعہ مذہب کے ابطال کا دار و مدار ہے، ان کا پہلا اصول یہی ہے کہ حضرت علی ؓ سب سے افضل ہیں، اس کا نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ آپ خلافت کے حق دار تھے، صحابہ نے دوسروں کو خلیفہ بنا کر آپ پر ظلم کیا، جو ظالم ہوتے ہیں وہ عدول نہیں ہوتے، لہذا ان سے حدیثیں روایت کرنا صحیح نہیں، لہذا اہل سنت کی روایت کردہ تمام احادیث باطل ہیں، کمزور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے روافض کے پاس یہی ترتیب ہے، اور اس کا فساد مختزلہ اور جبریہ جیسے مذاہب سے بھی زیادہ ہے، لہذا علماء پروا جب ہے کہ مسئلہ افضلیت کو اہتمام کے ساتھ بیان کیا کریں۔

فَيَجِبُ عَلَى الْعُلَمَاءِ الْإِهْتِمَاءُ بِمَسْئَلَةِ الْأَفْضَلِيَّةِ۔ (برس صفحہ ۳۰۲)

5۔ سیدنا عثمان غنی ؓ کی شان میں لکھا ہے کہ:

رَوَّجَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَرِهْتَنِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَاحِدَةً بَعْدَ أُخْرَى

یعنی نبی ﷺ نے اپنی دو بیٹیوں کا ان سے نکاح کیا ایک کے بعد دوسری۔

(غایۃ التَّجْمِیل صفحہ ۲۷۵)

غایۃ التَّجْمِیل کے ان پانچ نکات پر غور فرمائیے! پاکستان کے تفضیلی پہلی چار باتوں کو تسلیم نہیں کر رہے اور بعض جگہ پانچویں بات کا انکار بھی ہو رہا ہے۔ الغرض یہ پانچوں نکات ہمارے ہاں کے تفضیلیہ کے لیے پریشان کن ہیں ان کے لیے غایۃ التَّجْمِیل کو استعمال کرنا مشکل ہو چکا ہے۔

چوتھا باب:

تفضیلیہ کی تردید کے چند اہم اصول

پہلا اصول:- افضلیتِ شیخین کے مکرین جب کوئی بھی قول پیش کریں تو اسی شخصیت کے مختلف اقوال پر نظر کر لی جائے، یا انہی کی پیش کردہ عبارت کو آگے پیچھے سے مکمل پڑھ لیا جائے، تو ان شاء اللہ العزیز جواب خود بخود دیکھ آ جائے گا۔

دوسرا اصول:- افضلیتِ شیخین کا عقیدہ چونکہ قطعی ہے جو متواتر احادیث اور اجماعِ صحابہ سے ثابت ہے لہذا اس کے خلاف بیان کی جانے والی تمام احادیث و اقوال یا موضوع ہوں گے یا مؤول۔ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اجْمَاعُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلَى أَفْضَلِيَّةِ وَهُوَ قَطْعِيٌّ فَلَا يُعَارِضُهُ ظَلِيلٌ۔
یعنی اہل سنت و جماعت کا صدیق اکبر کی افضلیت پر اجماع ہے اور وہ قطعی ہے لہذا کوئی ظنی دلیل اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی۔ (ارشاد الساری زیر حدیث مذکور)

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فَهُوَ مُعَارِضٌ بِأَلْحَادِيثِ الدَّالَّةِ عَلَى أَفْضَلِيَّةِ الضَّيِّقِيِّ وَقَدْ تَوَاتَرَتْ تَوَاتُرًا مُعْتَوِيًّا۔ (فتح الباری ۱۲/۳۹۶)

امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اسی کی شرح میں فرماتے ہیں: انصافاً اگر تفضیلِ شیخین کے خلاف کوئی حدیث صحیح بھی آئے قطعاً واجب التاویل ہے۔ اور اگر بفرضِ باطل صالح تاویل نہ ہو تو واجب الرد کہ تفضیلِ شیخین متواتر و اجماعی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲ صفحہ ۵۰۹)

تیسرا اصول:- مسئلہ افضلیت کا تعلق عقائد سے ہے اور عقائد میں ضعیف احادیث نہیں سنی جاتیں۔ بالجملہ مسئلہ افضلیت ہرگز باب فضائل سے نہیں جس میں ضعاف سن سکیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲ صفحہ ۵۱۰)

لہذا بخاری مسلم کی صحیح ترین احادیث کے مقابلے پر ابن عساکر وغیرہ کی ضعیف اور موضوع احادیث لے آنا ہرگز کسی محقق کو زیب نہیں دیتا۔

چوتھا اصول:- امام یا مجتہد کا کام ہی یہ ہوتا ہے کہ تمام دلائل پر بہ یک وقت نظر رکھے اور نصوص میں تطبیق دے۔ کسی بھی موضوع پر نصوص کو جھٹ سے متعارض کہہ دینا بعض اوقات کفر کو مستلزم، بعض اوقات رافضیت اور خارجیت کو مستلزم، بعض اوقات تحقیق کے ساتھ نا انصافی اور بعض اوقات اپنی مطلب براری پر منتج ہوتا ہے۔ اسی لیے علماء نے یہ قاعدہ لکھا ہے کہ

لَا يَجُوزُ لِلْعَالِمِيِّ أَنْ يَأْخُذَ بِظَاهِرِ الْحَدِيثِ لِيُجَوِّزَ أَنْ يَكُونَ مَنْسُوخًا
أَوْ مُأَوَّلًا أَوْ مَضْرُوفًا عَنْ ظَاهِرِهِ

یعنی عامی کے لیے جائز نہیں کہ حدیث کے ظاہر سے استدلال کرے، اس لیے کہ ممکن ہے وہ حدیث منسوخ ہو، یا مؤول ہو یا اپنے ظاہر پر محمول نہ ہو۔

عامی سے مراد غیر مجتہد ہے، ورنہ ان پڑھ کو تو حدیث پڑھنا تک نہیں آتا وہ استدلال کیا کرے گا؟ چنانچہ آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ افضلیتِ شیخین کے موضوع پر غیر مجتہد لوگوں کو کیسی کیسی غلط فہمیاں پیدا ہوئیں اور محقق علماء نے پہلے ہی ان کے کیا جواب دے رکھے ہیں۔ یہ بات ہم نے نہایت حسن ظن سے کام لیتے ہوئے لکھی ہے، ورنہ اگر یہ لوگ جان بوجھ کر ایسا کر رہے ہیں تو پھر یہ مرض لاعلاج ہے۔

پانچواں اصول:- اگر کوئی متشیع عالم خواہ ثقہ ہی کیوں نہ ہو، جب اپنے شیعہ والے عقیدے کو پروان چڑھانے والی بات کرے گا تو اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

إِنْ رَوَى مَا يُقَوِّمُ بِدَعْتِهِ فَيَكُودُ عَلَى الْمُخْتَارِ

(نخبہ فکر صفحہ ۴، تقریب النواوی وغیرہ واللفظ لابن حجر)

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فَالْمُعْتَمَدُ أَنَّ إِلَهِي تَوَدُّرَ وَابْتِهَ مِنْ أَنْكَرَ أَمْرًا مُتَوَاتِرًا مِنْ الشَّرِّعِ

مَعْلُومًا مِنَ الَّذِينَ بِالْطَّرِيقَةِ

یعنی جس نے شرع کے کسی متواتر امر کا اور ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کیا اس کی روایت رد کر دی جائے گی۔ (شرح نخبة المفکر مع شرح الشرح صفحہ ۵۲۳)

چھٹا اصول: شاذ، متروک اور مردود اقوال ہر موضوع پر دستیاب ہو جاتے ہیں۔ کتابوں میں کیا کچھ نہیں ہوتا۔ کتابوں میں موجود ہے کہ فرعون بخشا گیا، یزید کو بیٹھا کہنا جائز ہے، معراج شریف روحانی تھی وغیرہ۔ حتیٰ کہ سورۃ فاتحہ اور معوذتین کے قرآن میں شمول یا عدم شمول تک کی بحث موجود ہے۔ محققین کا طریقہ یہ ہے کہ تشابہ کو محکم کی طرف لوٹاتے ہیں، نہ کہ محکم کو تشابہ کی طرف۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أَهْلُ السُّنَّةِ يَأْخُذُونَ بِالْمُحْكَمِ وَيُذَوُّونَ مَا تَشَابَهَ إِلَيْهِ، وَهَذِهِ طَرِيقَةُ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ كَمَا وَصَفَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ، وَهَذَا الْمَوْضِعُ مِمَّا زَلَّ فِيهِ أَقْدَامُ كَثِيرٍ مِّنْ أَهْلِ الضَّلَالَاتِ، وَأَمَّا أَهْلُ السُّنَّةِ فَلَيْسَ لَهُمْ مَذْهَبٌ إِلَّا اتِّبَاعُ الْحَقِّ وَتَذَوُّونَ مَعَهُ كَيْفَمَا دَارَ.

یعنی اہل سنت ہمیشہ محکم کو پکڑتے ہیں اور تشابہ کو اس کی طرف لوٹاتے ہیں، یہ علم میں رسوخ رکھنے والوں کا طریقہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں انکی تعریف فرمائی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں اکثر گمراہوں کے قدم پھسلے ہیں، مگر اہل سنت کا مذہب، حق کے اتباع کے سوا کچھ نہیں، جس طرف کو حق گھومتا ہے، اہل سنت بھی حق کے ساتھ ساتھ گھومتے جاتے ہیں۔

(الہدایہ والنہایہ جلد ۵ صفحہ ۲۳۸ فصل فی الآیات والاٰحادیث المنذرة بوفات رسول اللہ ﷺ)
ساتواں اصول: تفصیلی روافض کا طریقہ واردات یہ ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہ کی محبت والی احادیث کو پیش کرتے ہیں مگر دیگر صحابہ کرام کی محبت پر بالکل انہی الفاظ

کے ساتھ وارد ہونے والی صحیح ترین احادیث کو بیان نہیں کرتے۔ مثلاً مسلم شریف میں حدیث شریف ہے کہ علی کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور علی کا بغض منافقت کی نشانی ہے۔ لیکن ساتھ ہی بخاری اور مسلم میں کئی احادیث موجود ہیں کہ: انصاری صحابہ کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور ان کا بغض منافقت کی نشانی ہے۔

اسی طرح اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کے بارے میں ترمذی شریف میں حدیث ہے کہ میرے اہل بیت سے میری خاطر محبت کرو۔ لیکن ساتھ ہی اسی ترمذی میں تمام صحابہ کے بارے میں حدیث شریف موجود ہے کہ جس نے میرے صحابہ سے محبت کی اس کے دل میں میری محبت تھی اس لیے اس نے ان سے محبت کی، اور جس نے ان سے بغض رکھا اس کے دل میں میرا بغض تھا اس لیے اس نے ان سے بغض رکھا۔

اسی طرح ترمذی، ابن ماجہ اور مسند احمد میں حدیث شریف ہے کہ: حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ لیکن ساتھ ہی انہی تین کتابوں یعنی ترمذی، ابن ماجہ اور مسند احمد میں یہی حدیث شریف بھی ہے کہ: ابوبکر اور عمر جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔

اسی طرح بخاری شریف میں حدیث ہے کہ: علی مجھ سے ہے اور میں عباس سے ہوں۔ اسی ترمذی میں ہے کہ: شریف میں حدیث ہے کہ عباس مجھ سے ہے اور میں عباس سے ہوں۔ اسی ترمذی میں ہے کہ: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ لیکن ساتھ ہی اسی بخاری اور مسلم میں حدیث ہے کہ: اشعری قبیلہ مجھ سے ہے اور میں اس قبیلے سے ہوں۔ مسلم شریف میں حدیث ہے کہ حضور کریم ﷺ نے حضرت جلیب جلیب رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کو اپنے بازوؤں پر اٹھا کر فرمایا: جلیب مجھ سے ہے اور میں جلیب سے ہوں، جلیب مجھ سے ہے اور میں جلیب سے ہوں۔ (دوبار فرمایا)

مذکورہ بالا احادیث کو بار بار دیکھیے! محبوب کریم ﷺ نے صحابہ اور اہل بیت کی محبت کے معاملے میں کسی طرف جانب دارانہ جھکاؤ کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔ روافض کا طریقہ یہ ہے کہ صرف اہل بیت کی محبت والی احادیث کو بیان کرتے ہیں اور حسب علی کے نام سے کتابیں لکھتے ہیں۔ اہل سنت کا قصور صرف اتنا ہے کہ حسب علی اور حسب اہل بیت کے ساتھ اسی محبوب ﷺ کی

وہ احادیث بھی سامنے رکھ لیتے ہیں جن میں حسب صحابہ کا اسی انداز میں حکم دیا گیا ہے۔

رافضی لوگ اہل سنت کی اس حق بیانی کو نا صمیمیت سے تعبیر کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ لوگ دراصل نبی کریم ﷺ کو نا صمیمی کہنا چاہتے ہیں مگر بس نہیں چلتا کہ اہل اسلام ان کو چیر کر رکھ دیں گے۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ لوگ دراصل نبی کریم ﷺ پر جرح کرنا چاہتے تھے مگر اس میں ان کے لیے خطرہ زیادہ تھا لہذا انہوں نے صحابہ کو تنقید کا نشانہ بنایا تا کہ لوگوں پر واضح کر سکیں کہ جس نبی کے صحابہ صالح نہیں ہیں وہ نبی بھی ایسا ہی ہوگا معاذ اللہ۔

(الازھر والشیعة شقاق لا وفاق صفحہ ۱۹)

روافض جب احادیث بیان کرتے ہیں تو یک طرفہ۔ جب محبت کی بات کرتے ہیں تو صحابہ اور اہل بیت میں افتراق اور جدائی ڈال دیتے ہیں۔ لیکن اہل سنت ساری احادیث بیان کرتے ہیں اور صحابہ و اہل بیت کے درمیان شمول اور اتحاد ثابت کر دیتے ہیں الحمد للہ۔

آٹھواں اصول:- تفصیلیوں کی باتوں سے پوری امت کی تکفیر یا تفسیق لازم آتی ہے۔ جو فتویٰ یہ لوگ ہم پر لگاتے ہیں وہی فتویٰ پوری امت پر جاتا ہے۔ مثلاً فضیلت شیخین، اعلیٰ صدیق، تمام صحابہ کا ابواب العلم ہونا، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت اور فضائل، تمام صحابہ اور اہل بیت سے ایک جیسی محبت وغیرہ یہ سب باتیں پوری امت سے منقول ہیں، مگر یہ لوگ پوری امت پر زبان درازی کرتے ہوئے ڈرتے ہیں اور محض ہم ناقصین پر برسے لگتے ہیں۔

مزید کچھ نہ بھی لکھا جائے تو اصولی طور پر یہی آٹھ اصول تفصیلیہ کی کامل تردید کے لیے کافی ہیں۔ یہ لوگ اگر قیامت تک نئے سے نئے سوالات اٹھاتے رہیں تو پھر بھی سوجھ بوجھ والے لوگ مذکورہ بالا اصولوں کی روشنی میں بخوبی جواب دے سکتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

...

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جس نے مجھے ابو بکر و عمر سے افضل کہا میں اسے ۸۰ کوڑے ماروں گا۔

(فضائل صحابہ: ۲۹، الاستیعاب صفحہ ۳۳۳)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ابو بکر اور عمر کی افضلیت پر صحابہ کا اجماع ہے۔ (الاعتقاد صفحہ ۳۶۹)

حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رافضیوں کی پہچان یہ ہے کہ یہ لوگ اہل سنت کو نا صمیمی کہتے ہیں۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۶۶)

امام شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ابو بکر و عمر کی افضلیت کا انکار کوئی منافق ہی کر سکتا ہے۔ (کتاب الکبائر صفحہ ۳۳۶)

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

ابو بکر اور عمر کو افضل ماننا اہل سنت کی پہچان ہے۔

(مکمل الایمان صفحہ ۷۸، شرع عقائد نسفی صفحہ ۱۵۰ وغیرہ)

امام سخاوی رحمہ اللہ نے فرمایا:

جو شخص حضرت عباس کو حضرت ابو بکر و عمر سے افضل کہے وہ اہل سنت سے خارج بلکہ

اہل ایمان سے خارج ہے۔ (فتح المغیث ۱۲۹/۳)

امام عبدالوہاب شعرانی اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے فرمایا:
ابوبکر و عمر کی فضیلت کے منکرین تمام شیعہ اور اکثر معتزلہ ہیں۔
(ایوانیت والجواہر صفحہ ۷۳۳، شرح فقہ اکبر صفحہ ۶۳)

صوفی کامل حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
جو شخص امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نہ مانے وہ خارجیوں میں سے ہے اور جو
آپ کو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے افضل مانے وہ رافضیوں میں سے ہے۔
(سبع سائل صفحہ ۶۲)

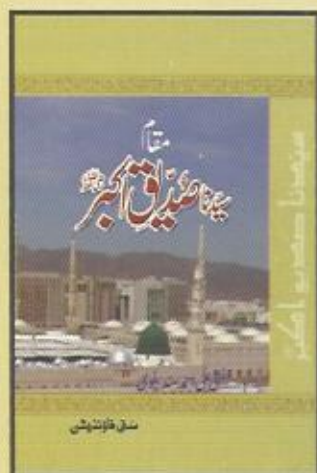
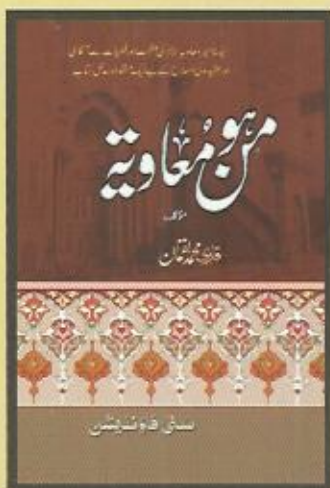
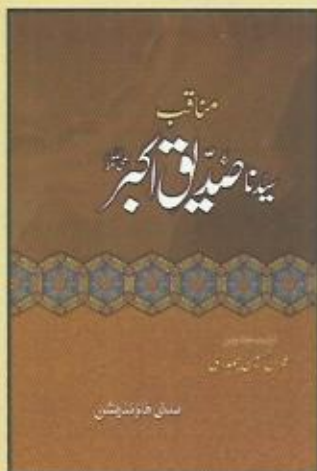
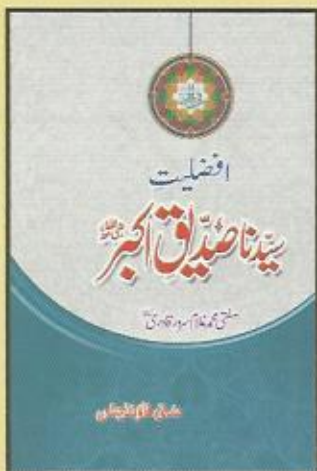
حضرت محمد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
حضرات شیخین سیدنا صدیق اکبر و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی فضیلت و تقدیم میں
توقف کرنے والا بھی اہل سنت سے خارج ہے۔ (مکتوبات دفتر دوم حصہ ۶ صفحہ ۳۱)

امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
علمائے دین تفضیلیہ کو سنیوں میں شمار نہیں کرتے۔ (مطلع القمرین صفحہ ۷۰)

مطبوعات

سُنّی فاؤنڈیشن

اصلاح عقائد کے حوالے سے مستند اور مدلل کتابیں



سُنّی فاؤنڈیشن

66 Nearcliffe Road, BD9 5AU
07944886532 / 03024588882
imranch786@hotmail.com
www.sunnifoundation.org